بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Regd. No. D. 67

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر قادیان

جلد ۱۹ | شمارہ ۳۰

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر:
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:
خورشید احمد انور

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۴۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۶ر وفا (جولائی) سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ ۱۳ر وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

قادیان ۲۲ر وفا - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں

قادیان - ۲۲ر وفا - محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نیز جملہ درویشان قادیان الحمدللہ خیریت سے ہیں۔

مسلسل کئی روز تک شدت کی گرمی پڑنے کے بعد کل رات خاصی بارش ہو جانے سے موسم میں خوشگوار تبدیلی آئی ہے۔

۱۸ر جمادی الاول ۱۳۹۰ھ | ۲۳ر وفا ۱۳۴۹ ہش | ۲۳ر جولائی ۱۹۷۰ء

ہبلی دھارواڑ پریس کلب کے افتتاح کے موقع پر جماعت احمدیہ ہبلی کی طرف سے

گورنر میسور اور وائس چانسلر کرناٹک یونیورسٹی کی خدمت میں قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

گورنر شری دھرم ویر کی زیارت قادیان اور جماعت احمدیہ کا دلکش الفاظ میں تعارف

ماہنامہ ناپ پریس ہبلی و دھارواڑ نے اپنے پریس کو مضبوط اور معیاری بنانے کے لئے ایک کلب کی تشکیل کی اور طے پایا کہ افتتاح کے لئے گورنر میسور کو مدعو کیا جائے چنانچہ ۲۹ر جون کو شری دھرم ویر گورنر میسور نے اس کلب کا افتتاح فرمایا

یاد رہے کہ شری دھرم ویر جب پنجاب کے گورنر تھے تو اس وقت وہ جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز میں بھی تشریف لے گئے تھے اور قادیان کے مقدس و پاکیزہ ماحول کو دیکھ کر اور احباب جماعت سے مل کر بہت متاثر ہوئے تھے۔ اور آج تک یہ اثر جناب گورنر صاحب موصوف کے دل و دماغ میں موجود ہے۔

افتتاح سے چند روز قبل ممبران کلب نے خاکسار سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں بھی اس کلب کا ممبر بنوں کیونکہ کلب کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعہ سے علمی میدان ہموار کیا جائے۔ اور علمی تقاریر کے ذریعہ اس مقصد کو فروغ دیا جائے۔ چنانچہ میرے یہاں مستقل طور پر نہ رہنے کی وجہ سے مجھے As a visiting member of club کلب کا ممبر بنا لیا گیا۔

افتتاح سے دو روز قبل مجھے دعوت نامہ ملا کہ ۲۹ر جون کو ۶ بجے ٹاؤن ہال میں کلب کا افتتاح ہوگا۔ میں نے موقع کو غنیمت جانا اور جماعت کے افراد کے سامنے اس بات کا اظہار کیا کہ تبلیغ کا ایک اچھا موقع مل رہا ہے ہمیں گورنر صاحب کی خدمت میں قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کا تحفہ

پیش کرنا چاہیئے۔ احباب نے میرے اس مشورہ سے اتفاق کیا۔ قرآن کریم انگریزی مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے پہلے ہی بھجوا دیا تھا۔ ہم نے نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب کاغذ میں دو پیکٹ بنائے اور اجتماعی دعا کے بعد جو مکرم حکیم عبدالرحمٰن صاحب نے کرائی خاکسار

اور ہمارے ایک مخلص دوست عبدالحفیظ صاحب کنٹر ٹاؤن ہال کی طرف روانہ ہوئے ہم دونوں راستے میں یہی دعا کرتے جا رہے تھے کہ اے ہمارے آسمانی آقا! ہمیں نہ دنیا کی کسی وجاہت کی ضرورت ہے اور نہ کسی دنیوی اعزاز کی آرزو۔ بلکہ صرف تیرا پیغام پہنچانا مقصود ہے۔ پس تو ہمیں اس میں کامیابی عطا فرما تاکہ دنیا پر یہ واضح ہو جائے کہ یہی ایک جماعت ہے جو تبلیغی میدان میں ہر موقع پر پیش پیش رہتی ہے

بظاہر اس موقع پر قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کا دینا بہت مشکل نظر آ رہا تھا لیکن وہ مسبب الاسباب اور قادر و توانا خدا خود ہماری نصرت فرما رہا تھا۔ اس نے اس طور سے سب سامان کر دئے کہ ہماری روحیں فرط مسرت سے جھوم اٹھیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

پورے سوا چھ بجے شری دھرم ویر گورنر میسور نے کلب کا افتتاح فرمایا اور ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے ملک میں پریس کو بہت اہمیت حاصل ہے ہمیں اس کو اور ترقی دینا چاہیئے اور فرمایا کہ مجھے اس پریس کلب کا افتتاح کر کے آج بہت ہی خوشی حاصل ہوئی ہے

(باقی صفحہ گیارہ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

تاریخہائے انعقاد ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۴۹ ہش / دسمبر ۱۹۷۰ء

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے ۷۹ ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح ۱۳۴۹ ہش، یعنی ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۷۰ء رکھی گئی ہیں

جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے سب دوستوں کو جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں سے مطلع کیا جائے۔ تاکہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح ۱۳۴۹ ہجری شمسی مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ء کی تاریخوں میں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کر کے اس مقدس اور روحانی عظیم اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے زیادہ سے زیادہ احباب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۲۳ر وفا ۱۳۴۹ ہش　مطابق　۲۳ر جولائی سنہ ۱۹۷۰ء

ایک تشویش اور لمحۂ فکریہ

اگر کوئی پوچھے کہ مذہب اور روحانیت اور انسانی ہمدردی کی آڑ میں مادی اور سیاسی مفاد کیونکر حاصل ہو سکتے یا کمزور و پسماندہ اقوام کس طور سے آمریت و سرمایہ دارانہ نظام حکومت کے غیر انسانی ظلم و ستم اور وحشت و بربریت کا تختۂ مشق بنتی رہی ہیں تو اس کے جواب میں بلا تامل سب سے پہلے براعظم افریقہ کی مظلوم و مقہور اقوام کو بطور ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے۔

عیسائیت نے اپنے شیفتہ و اقتدار اور دولت و ثروت کے بل بوتے پر اپنے ناپاک عزائم کو بروئے کار لانے کے لئے جس طور سے اس خطۂ ارضی کو پامال کیا وہ کسی بھی اہل انصاف کی نظر میں ظلم و وحشت سے کم نہیں۔ بظاہر مذہب و روحانیت کے لبادے میں مستور مگر دلوں میں اقتدار کے پنجے گاڑ دینے کی ہوس لئے یہ مسیحی مناد براعظم افریقہ میں وارد ہوئے۔ طبی و تعلیمی مراکز کی آڑ میں انسانی ہمدردی کا ڈھونگ رچا کر انہوں نے ارضِ افریقہ میں اپنے قدم جمائے۔ اپنی شاطرانہ چالوں سے ایوانِ حکومت پر قبضہ کیا اور رفتہ رفتہ کروڑوں معصوم انسانوں کی گردنوں میں مسیح کی جھوٹی خدائی کا طوق ڈال کر انہیں حلقہ بگوشِ عیسائیت کر لیا

آج کے ترقی یافتہ دور کے مقابلہ میں یہ اقوام نہ صرف پسماندہ اور پچھڑی ہوئی تھیں بلکہ صدیوں سے رنگ و نسل کے امتیازات اور عدم مساوات کے بہیمانہ سلوک کا شکار بھی تھیں۔ انہیں ضرورت تھی بے لوث ہمدردی اور پُر خلوص محبت و پیار کی۔ جو ان کی روحوں کو تسکین بخش سکے۔ ستم ہائے روزگار سے شکست خوردہ یہ لوگ متلاشی تھے کسی ایسی سعید روح کے جو ان کے دکھ درد سمیٹ سکے، اور ان کا مداوا کر سکے۔

عیسائیت نے ان کی اقتصادی، معاشی اور سیاسی مجبوریوں کا سہارا لے کر گو ان پر تسلط و اقتدار حاصل کر لیا مگر وہ ان کے درد کا درماں نہ بن سکی۔ بظاہر جلتے پھرتے مگر حقیقی زندگی سے ناآشنا یہ انسانی جسم گو اس کی ملکیت بن چکے تھے جنہیں اس نے اپنے ناپاک مقاصد کی تکمیل کے لئے مسلسل آلۂ کار بھی بنائے رکھا تاہم وہ ان کے دلوں کو نہ جیت سکی۔ اور نفرت و عداوت کے ان شعلوں کو نہ بجھا سکی جو روز اول سے ہی عیسائیت کے خلاف ان کے سینوں میں بھڑک رہے تھے۔ نتیجہ وہی برآمد ہوا جو لازمی تھا۔ یعنی امتیازاتِ رنگ و نسل اور عدم مساوات کی چکی کے بے رحم پاٹ پہلے سے بھی کہیں زیادہ سرعت کے ساتھ گھومنے لگے۔ اور یہ مظلوم و بے سہارا انسان اس میں پستے چلے گئے

اُف! کتنی دلخراش ہے اقوام افریقہ کی یہ داستانِ حیات جس کا تصور ہی قلم میں لرزش پیدا کر دیتا ہے آنکھیں خون کے آنسو رونے لگتی ہیں۔ اور انسان .... انسانیت کے لبادے میں مستور درندوں کے ان وحشیانہ مظالم کو دیکھ کر لرز اٹھتا ہے۔

افریقن اقوام کی یہی مظلومیت تھی جو احمدی مبشرین کو کشاں کشاں براعظم افریقہ کے جھلستے سلگتے ریگزاروں میں لے گئی۔ اور یہی فریاد تھی جس کے نتیجہ میں ہمارے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حالیہ سفر مغربی افریقہ عمل میں آیا۔ مدعا یہ تھا کہ سرزمین بلال رضی اللہ عنہ کے مظلوم و بے کس اور مزعومہ تہذیب و تمدن سے بظاہر نابلد ان انسانوں کے بنیادی و حقیقی مسائل کا قریب سے مطالعہ کر کے ان کا حل تلاش کیا جائے۔ انکی پسماندگی و درماندگی کا مداوا کیا جائے اور انہیں اسلام کے روح بخش اور اخوت و مساوات پر مبنی پیغام سے سرشار کر کے بے لوث ہمدردی، محبت و شفقت اور عدل و انصاف کی دولت سے مالا مال کیا جائے

اس سے بڑھ کر نازو فخر کا سرمایہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ کسی قوم کی مشکلات و پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے خود اس کا آقا ہزاروں میل کی پُر صعوبت مسافتیں طے کر کے اپنے خدام اور غلاموں تک پہنچے اور انہیں اپنی بابرکت صحبت اور روح پرور کلمات سے فیضیاب کرے!

بارك الله لهم

حضور پرنور نے اپنے اس للہی اور سراسر اعلائے کلمۃ الاسلام اور تائید حق پر مبنی سفر کے دوران حالات کا جس دلچسپی و گہرائی سے مطالعہ کیا اور اس کا جو بہترین حل تلاش فرمایا! اس کی روح پرور تفصیل قارئین بدر گزشتہ اشاعتوں میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔

انسانی ہمدردی اور فلاح و بہبود کا یہی جذبہ تھا جس کے تحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر مغربی افریقہ سے واپسی پر مورخہ ۲۲ر ہجرت (مئی) بروز جمعۃ المبارک لنڈن میں

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ"

کے نام سے ایک نہایت درجہ بابرکت اور انقلابی تحریک کا اعلان فرمایا جو بلاشک سفر مغربی افریقہ کی عظیم الشان آسمانی برکات کا پہلا اور نہایت درجہ شیریں ثمرہ ہے۔

انگلستان کی جماعتوں نے حضور پرنور کی اس مبارک تحریک پر جس والہانہ انداز میں لبیک کہی اور قربانی و فدائیت کا جو بے مثال نمونہ پیش کیا ہے وہ ہندوستانی جماعتوں کے احباب کے لئے قابل رشک بھی ہے اور قابل فکر بھی۔

قادیان کو تخت گاہِ رسول ہونے کی حیثیت سے جو تقدس، شرف اور اہمیت حاصل ہے وہ کسی صورت میں بھی اس سے نہیں چھینی جا سکتی۔ حالات خواہ کتنے ہی مخدوش اور نامساعد ہو جائیں، قادیان کی دائمی مرکزی حیثیت اسی طرح برقرار رہے گی جس طرح پہلے تھی۔ اس صورت حال کی موجودگی میں ہندوستانی جماعتوں کے احباب جن کا مرکز قادیان سے دوہرا روحانی تعلق ہے، کی ذمہ داری دو چند ہو جاتی ہے اور اس کا کما حقہ ادا کرنا ان کا اولین فریضہ ہے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ آسمانی آواز جو ہندوستان کی ایک گمنام بستی سے اٹھی تھی تمام ہندوستانی اس کی صداقت سے روشناس ہوتے کیونکہ اس کا پہلا حق بہر صورت بھارت ہی کو حاصل تھا مگر اسے خدائی تقدیر کہیئے یا اس ملک کی اپنی بدقسمتی کہ آج اسلام و احمدیت کی وسیع اشاعت و تبلیغ کا سہرا ان اقوام کے سر پر بندھ چکا ہے جو دنیا کی نگاہوں میں حقیر و پسماندہ تھیں، اور تہذیب و شائستگی کے موجودہ معیار سے کم تر شمار کی جاتی تھیں۔ اہل افریقہ نے جس سرعت اور سعادت مندی کے ساتھ پیغام حق کو قبول کیا اور اسے وسعت دی وہ ہماری نگاہوں میں ہی نہیں بلکہ غیروں کی نظروں میں بھی حیران کن اور موجب فخر ہیں۔ اور ہم اس میدان میں بازی ہار کر بھی ببانگِ دہل اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

غور طلب امر یہ ہے کہ حضور پرنور کی جاری فرمودہ حالیہ تحریک کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے خدمت و قربانی کا جو نیا موقع ہمیں عطا فرمایا ہے کیا برصغیر اس میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے یا اس کامیابی کا سہرا بھی ان ممالک کے سر سجے گا جو ہم سے کہیں بعد اسلام و احمدیت کی روح بخش تعلیم سے روشناس ہوئیں؟

یاد رکھئے! کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایثار و قربانی کی سعادت و توفیق بھی اسی قوم اور فرد کو حاصل ہوتی ہے جو اپنے آپ کو اس کا حقیقی اہل ثابت کرے۔ اسلام نے مذہبی امور میں ایک دوسرے پر رشک کرنے اور روح مسابقت کا مظاہرہ کرنے کی نہ صرف تعلیم دی ہے بلکہ تاکید و تلقین فرمائی ہے پس اگر ہم (خدانہ کرے) اس موقع پر بھی پیچھے رہ گئے تو یہ امر نہ صرف ہمارے لئے ندامت و پشیمانی کا باعث ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ کی نگاہوں میں ہماری نااہلیت کو ثابت کرنے والا بھی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں وہ دن نہ دکھائے جب ہماری پیشانیاں مارے ندامت کے عرق آلود ہوں۔ بلکہ ہمیں اس امتحان و معیار پر پورا اترنے کی توفیق دے اور قربانی و فدائیت کے ہر میدان میں مومنانہ روح مسابقت کا مظاہرہ کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

آمین اللھم آمین

(انور)

درخواستِ دعا

بفضلہ تعالیٰ لنڈن میں میری پہلی نواسی اور مکرم حکیم نظام جان صاحب گوجرانوالہ کی پہلی پوتی تولد ہوئی ہے اس کے نیک اور خادمہ دین بننے کے لئے۔ نیز میں ایک عرصہ سے بیکار ہوں مجھے خدمتِ دین کے مواقع میسر آنے کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار محمد ابراہیم خلیل
سابق مبلغ اٹلی و افریقہ
حال ربوہ

ایبٹ آباد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

ہم دنیا میں محبت و اخوت اور ہمدردی و غمخواری کیلئے پیدا کئے گئے ہیں

ایبٹ آباد
۹ وفا ۱۳۴۹ ہش

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت چند دن سے بلڈ پریشر کے گرنے کی وجہ سے ناساز ہے۔ کل قدرے افاقہ رہا۔ احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی اور آپ کے پیش نظر افریقہ میں غلبۂ اسلام کے لئے جو عظیم الشان مہم ہے اس میں کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

کل ظہر اور عصر کی نمازیں حضور انور نے جمع کر کے پڑھائیں ربوہ سے محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان اور راولپنڈی سے محترم رشدی صاحب تشریف لائے ہوئے تھے۔ نمازوں کے بعد تھوڑی دیر تک تشریف فرما رہ کر انہیں بعض جماعتی امور کے سلسلہ میں ضروری ہدایات سے نوازتے رہے۔

مغرب اور عشاء کی نمازیں بھی حضور نے جمع کر کے پڑھائیں اور پھر قریباً پون گھنٹہ تک احباب میں رونق افروز رہے مقامی جماعت کے بعض احباب کے علاوہ سیالکوٹ سے محترم بابو قاسم الدین صاحب مع چند دیگر احباب حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے بھی حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے اور پھر آپ کے ملفوظات اور مواعظ حسنہ سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل کی۔

حضور نے فرمایا الحمد للہ میرے مغربی افریقہ کے دورہ کے بڑے خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ نائیجیریا میں اِبادان ایک بہت بڑا شہر ہے۔ اس کے نواحی قصبات کے لوگوں نے خود احمدیوں کو بلایا اور دو گھنٹہ کے تبادلۂ خیالات کے نتیجہ میں ۴۰ آدمیوں نے قبولیت اسلام کا شرف حاصل کیا جن کا تعلق تیرہ دیہات سے ہے۔ ایک سکول کے قریباً سو طلباء نے بیعت کی ہے بیس یونین میں پانچ نئی جماعتیں قائم ہو گئی ہیں۔ پڑھے لکھے طبقہ میں احمدیت اور اسلام کے حق میں ایک رَو پیدا ہو گئی ہے۔ لوگ

لگتا ہے دنیا بدل گئی ہے۔ اور ایک عظیم انقلاب رونما ہو رہا ہے۔ حکومتی سطح پر جماعتی خدمات کی قدردانی اور ان کا کھلم کھلا اعتراف کیا جا رہا ہے۔ نائیجیریا کے ہیڈ آف دی سٹیٹ نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ ملکی ترقی میں حکومت اور جماعت احمدیہ برابر کے شریک ہیں۔ جماعتی خدمات کی اس سے زیادہ اچھی تعریف اور کیا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ وہاں کی حکومتیں اب نئے ہسپتال اور سکول کھولنے کے سلسلہ میں ضروری سہولتیں بہم پہنچانے میں عملاً تعاون کر رہی ہیں۔

فرمایا۔ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ یہاں مذہب کے نام پر باہمی مخالفت اور سبّ و شتم کا بازار گرم ہے۔ مگر افریقہ کے مزعومہ وحشی جنہیں تہذیب و تمدن سے بظاہر نابلد سمجھا جاتا ہے، وہ اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ مذہب دل کا معاملہ ہے۔ دلوں کو جیتنے کے لئے جبر و تشدد سے کام نہیں لینا چاہیئے۔

فرمایا۔ دلوں کو جیتنے کے لئے اسلام ہمیں محبت و پیار۔ ہمدردی و غمخواری اور اخوت و مساوات سکھاتا ہے۔ ہم اسی تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔ ہمارے مخالفین جتنا چاہیں زور لگا لیں۔ ہمارے دل میں ان کے لئے کبھی نفرت پیدا نہیں ہوگی۔ ان کی مخالفت پر ہمیں کبھی غصہ نہیں آتا کیونکہ

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا
يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ

کی رو سے انسانیت کے محسن اعظم حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس اسوۂ حسنہ کی پیروی میں ہماری زندگیوں میں بھی "بخع" کی حالت کارفرما ہونی چاہیئے ہماری تعلیم کا تقاضا یہی ہے۔ ہماری روایات بھی یہی ہیں۔ بعض ایسے حضرات جنہوں نے ساری عمر احمدیت کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر جب وہ زندگی کی آخری گھڑیوں میں سخت مجبور اور علاج تک کے محتاج ہو گئے ہم نے ان کی امداد اور پھر مدد کی۔ یہ دور ہی کچھ ایسا ہے کہ ایک بیٹا باپ کو چھوڑ سکتا ہے یا باپ بیٹے کو چھوڑ

سکتا ہے لیکن ایک احمدی کبھی انسان کو مصیبت میں تنہا نہیں چھوڑے گا کیونکہ وہ دنیا میں محبت و اخوت اور ہمدردی و غمخواری کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ یہ اس کا فرض ہے جسے اس کو نباہنا چاہیئے۔

فرمایا انسانی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ محبت و پیار کا یہ پیغام نہ پہلے کبھی ناکام ہوا ہے اور نہ آئندہ انشاء اللہ ناکام ہوگا۔ اس لئے ہم ہر حال جیتیں گے البتہ ہماری دعا ہمیشہ وہی ہونی چاہیئے جو قرآن کریم میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کے منہ سے کہلوائی گئی ہے کہ

رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ
مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ

یہ بڑی پیاری دعا ہے اس میں خیر یعنی بھلائی کو کسی خاص میں یا کسی معین مطالبہ کی صورت میں پیش نہیں کیا گیا اس لئے ہماری بھی یہی دعا ہونی چاہیئے کہ جس چیز میں ہمارے لئے خیر ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ ہمیں عطا فرمائے۔

فرمایا۔ دنیا کی مخالفت کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ ان کی مخالفت ہمارا راستہ نہیں روک سکتی۔ کیونکہ دلوں کو جیتنے کے لئے دلائل ان کے پاس نہیں۔ آسمانی نشانوں کے نزول کے دروازے انہوں نے خود اپنے اوپر بند کر رکھے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی اتباع میں انسانیت کی خدمت اور پیار و محبت سے ان کے دل جیتنے کی انہیں توفیق نہیں یہ شرف اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے اس لحاظ سے ہم پر بہت بھاری ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے نباہنے کی ہمیں بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔ ثم آمین

ضروری اعلان

بابت تبدیلی تاریخ امتحان "اسلامی اصول کی فلاسفی"

قبل ازیں نظارت ہذا کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیش بہا تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا امتحان ۲۵ اکتوبر (اخاء) کو ہوگا۔

لیکن بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر امتحان کی تاریخ میں تبدیلی کرنا پڑی ہے۔ اور اب امتحان کے لئے تاریخ ۸ نومبر ۱۹۷۰ء (مطابق ۸ نبوت ۱۳۴۹ ہش) مقرر کی جا رہی ہے۔ تمام جماعتیں اس نئی تاریخ امتحان سے مطلع رہیں۔

جو احباب اور بہنیں امتحان میں شریک ہونا چاہتی تھیں انہیں تیاری کے لئے چند دن اور مل گئے ہیں۔

جملہ صدر صاحبان، سیکرٹریان تبلیغ اور مبلغین کرام خاص تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ احباب اور بہنوں کو امتحان میں شریک کرنے کی کوشش کریں اور پھر امیدواروں کی فہرستیں مکمل کوائف کے ساتھ نظارت ہذا میں ارسال فرما دیں۔ ان فہرستوں میں ان کوائف کو ملحوظ رکھا جائے:- ۱۔ نام ۲۔ ولدیت ۳۔ سکونت (پورا پتہ) ۴۔ ضلع ۵۔ صوبہ

امید ہے کہ متعلقہ عہدیداران امتحان کی تاریخ میں تبدیلی کی اطلاع احباب اور بہنوں تک پہنچا کر فہرستیں جلد ارسال فرما دیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق بخشے آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ جو دل کی بیماری کی مریضہ ہیں۔ ہمیشہ بیمار رہتی ہیں وقتاً فوقتاً ان کی حالت بہت خطرناک ہو جاتی ہے۔ صحت بھی کافی گر گئی ہے۔ قارئین بدر سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار ایم اے باقی ایڈووکیٹ بھاگلپور

ایڈیٹر الفضل کے نام

محترم مولینا محمد یعقوب خاں صاحب سابق ایڈیٹر اخبار "لائٹ" لاہور کا مکتوب

اس وقت دُنیائے اسلام کی قیادت کیلئے اللہ تعالیٰ نے جس انسان کو چُنا ہے وہ جماعت ربوہ کے امام ہیں

ساری برکتیں اور نصرتیں اب دامنِ خلافت سے وابستہ ہیں

محترم مولینا محمد یعقوب خاں صاحب سابق ایڈیٹر اخبار "لائٹ" لاہور کا ایک مکتوب ایڈیٹر الفضل کو موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز سے ایبٹ آباد میں اپنی ایک ملاقات کے تاثرات بیان فرمائے ہیں۔ یہ مکتوب افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

ایبٹ آباد ۲۶ جولائی

مکرم محترم ایڈیٹر صاحب الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسنِ اتفاق ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز جس کوٹھی (سعید ہاؤس) میں ٹھہرے ہیں وہ میری رہائش گاہ سے قریب ہے۔ آج میں نے ارادہ کیا کہ اپنی پہیہ دالی کرسی (Wheel Chair) پر بیٹھ کر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کروں

میرے ملازم جو میری کرسی دھکیل رہے تھے راستہ کے نشیب وفراز سے گھبرا جاتے تھے میں انہیں ہمت دلاتا تھا کہ اصل راحت اور ثواب اسی تکلیف میں ہے۔ جو ہم اٹھا رہے ہیں۔

سپین کے حالات حضرت صاحب نے سنائے جہاں وہ اپنے حالیہ دورہ میں گئے تھے۔ وہاں مسلمانوں پر جو گزری وہ ایک دردناک داستان ہے۔

حضرت صاحب نے غرناطہ میں بیٹھ کر اللہ تعالےٰ سے دعائیں کیں کہ اے اللہ سپین کا کیا بنے گا۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بشارت آئی کہ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے اور وقتِ مقررہ پر وہاں کے حالات بہتر ہو جائیں گے۔

الغرض میں مایوس اور غمزدہ دل لے کر گیا تھا اور چند منٹ حضرت صاحب کی صحبت میں بیٹھنے کی بدولت ایک پُرامید دل لے کر واپس آیا۔

یہ عریضہ میں اس غرض سے ارسالِ خدمت کر رہا ہوں کہ احباب تک یہ بات پہنچا دوں کہ ایک باخدا انسان کی صحبت اور معیت کس قدر عظیم نعمت ہے۔

میرے لڑکے کیپٹن عبد السلام نے حضرت کی روانگی اور واپسی پر چند اشعار ہدیۂ خدمت کئے تھے جب ان اشعار کا ذکر آیا تو ایک غیبی طاقت نے میرے لبوں پر بھی یہ مصرع جاری کیا جو عرضِ خدمت کر دیا گیا۔

اے ناخدائے کشتی اسلام السلام

میرا جماعتِ لاہور سے کٹ کر جماعتِ ربوہ میں شمولیت کا مسئلہ ابھی تک لاہوری حلقوں میں موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ اور طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جاتی ہیں۔ میں اپنے سابقہ اعلانات میں کافی وضاحت کر چکا ہوں کہ کن وجوہات نے مجھے یہ قدم اٹھانے پر مائل کیا۔ اس موقع پر میں پھر مختصر الفاظ میں ان وجوہات کا اعادہ کر دیتا ہوں

ایک وجہ جو بڑی اہم اور فیصلہ کن ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے ساتھ بہت سی توقعات وابستہ تھیں۔ اہلِ لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام اور مشن کو گرا کر ان ساری توقعات کو خاک میں ملا دیا۔

غیر مبائعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس تاریخی مشن کو لایعنی بحثوں میں الجھا کر ختم کر دیا انسانی ہمدردی کا یہ تقاضا تھا کہ میں دنیا کی خوشی اور ناخوشی سے بے نیاز ہو کر اس حقیقت کا اعلان کروں جسے میں حق سمجھتا ہوں

خدا کرے ہمارے غیر مبائعین احباب کو اب بھی سمجھ آجائے کہ اس وقت دنیائے اسلام کی قیادت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جس انسان کو چنا ہے۔ وہ جماعتِ ربوہ کے امام ہیں اور ساری برکتیں اور نصرتیں اب دامنِ خلافت سے وابستہ ہیں۔ دنیا بھر میں اسلام کی کشتی ایک خطرناک بھنور میں پھنسی ہوئی ہے مشیتِ ایزدی نے یہی پسند فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے "نافلہ" کو اس تاریخی مشن پر مامور کیا جائے کہ اس خطرناک مرحلے پر اسلام کی کشتی کی ناخدائی کے فرائض انجام دے۔

اس ملاقات کے دوران حضرت صاحب نے مسلمانانِ عالم کی زبوں حالی کی وجوہات کا جو بلند پایہ تجزیہ کیا وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے سپین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"ہم مسلمان سپین میں تلوار کے ذریعہ داخل ہوئے اور اس کا جو حشر ہوا وہ ظاہر ہے۔ اب ہم وہاں قرآن لے کر داخل ہوئے ہیں اور قرآن کی فتوحات کو کوئی طاقت زائل نہیں کر سکتی"

والسلام

محمد یعقوب خاں

سابق ایڈیٹر لائٹ

دُعائے خاص کی تحریک

محترم ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اورینوی (ڈی لٹ) صدر شعبۂ اردو پٹنہ یونیورسٹی نے اپنے خط محررہ ۱۵ر جولائی میں تحریر فرمایا ہے کہ

"عرض ہے کہ میری طبیعت دو ماہ سے خراب ہے۔ ایک عجیب سی بیماری لگ گئی ہے۔ لب پھڑکتے ہیں۔ رخسار اور حلق کے عضلات میں تشنج ہوتا ہے لقمہ چبانے میں کبھی کبھی ذرا دقت سی ہوتی ہے۔ بولتے وقت تناؤ محسوس ہوتا ہے۔ لب سکڑ کر آگے آجاتے ہیں اور رخسار پر تناؤ محسوس ہوتا ہے علاج مسلسل جاری ہے کبھی مرض میں کمی ہوتی اور کبھی عود کر آتا ہے صحیح تشخیص غالباً ابھی نہیں ہوئی۔"

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اپنے اس مخلص بھائی کے لئے دعائے صحت کریں مرزا وسیم احمد قادیان

اُمتِ محمدیہ کی گمراہی اور اُس کا علاج

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

مکرم و محترم جناب سعید احمد صاحب اکبر آبادی
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپ کا مضمون نظرات ص ۴ رسالہ "برہان" دہلی جلد ۶۴ شمارہ ۲ میں نظر سے گزرا۔ آپ نے ص ۶۵ پر رقم فرمایا ہے کہ

"حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر پیغمبری ختم ہو گئی۔ اور قرآن بھی آخری کتاب الٰہی ہے اب اس کے بعد کوئی اور کتاب نازل نہیں ہو گی! اب سوال یہ ہے کہ انسان پر وقفہ وقفہ کے بعد ضلالت اور انحراف عن الحق کا غلبہ اور تسلط تو بعثت نبوی سے قبل ازمنۂ قدیمہ کی طرح برابر ہوتا رہے گا۔ تو پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور پیغمبر کبھی نہیں آئے گا تو اللہ کی سنتِ قدیمہ کے اعادہ کی صورت کیا ہو گی؟"

ضرورت کو تسلیم کرنے کے بعد آپ نے اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ:-

"قرآن میں اس سوال کا جواب ارشاد ہوا کہ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا۔ اور اس طرح ہم نے تم کو ایک معتدل قوم بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر، اور پیغمبر تمہارے اوپر گواہ بن جائیں۔ یہ اور اسی طرح کی بعض آیات کا صاف مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ قیامت تک دنیا میں رہ سکتے تھے۔ اور نہ آپؐ اپنی زندگی میں بھی دعوت و تبلیغ حق کے لئے دنیا کے کونہ کونہ میں پہنچ سکتے تھے۔ اس بناء پر اللہ تعالےٰ نے پیغامِ محمدی کو ہمہ گیر اور دائمی بنانے کی غرض سے کیا کیا! آنحضرت صلعم کے ذریعہ سے ایک قوم پیدا کی جس کا نام امتِ محمدیہ ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جو فریضہ دعوت الی اللہ اور شاہد بالحق ہونے کا اس امت کی طرف تھا۔ بعینہٖ وہی فریضہ امتِ محمدیہ کا سارے عالم کی طرف منتقل کر دیا۔" (ص ۶۵ : ۷۹)

اب عرض ہے کہ یہ تو آپ نے بجا فرمایا کہ ضروری خدمات اس امت کے سپرد کر دی گئی ہیں اور اسی طرح آپ نے اس حقیقت کا اعتراف کر لیا ہے کہ اس امت کے لئے اس سے باہر سے کسی خادم یا رسول کے لانے کا دروازہ بند ہے۔ لہٰذا حضرت مسیح ناصری اس امت کی اصلاح کے لئے نہیں آ سکتے۔ لامحالہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔

۲- اس اُمت کی اصلاح و ترقی کے لئے اسی امت میں سے لوگ کھڑے کئے جاتے رہیں گے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ جب اس اُمت پر از روئے قرآن و احادیث ایک زمانہ ایسا آنے والا بھی تسلیم کیا گیا ہے جبکہ اس امت کا شیرازہ کلیتہً بکھر جانے والا تھا اور حقیقتِ اسلام مفقود ہو کر اسلام کا صرف نام اور رسم ہی باقی رہ جانے والی تھی۔ اور ایمان ثریا جیسی بلندی پر پہنچ جانے والا تھا تو اس امت کے لئے خدا نے اور اس کے رسول صلعم نے کون علاج و مصلح تجویز فرمایا تھا۔ حدیث میں آیا ہے بدء الاسلام غریباً و سیعود غریباً۔ جب پہلی غربتِ اسلام کے لئے ایک محمد رسول اللہ صلعم کی ضرورت تھی تو دوسری غربتِ اسلام کے لئے ایک رسول مثیلِ محمد صلعم کی کیوں ضرورت نہیں۔ بالخصوص جبکہ امت کے عالمگیر بگاڑ و فساد کے ساتھ تکمیل و اشاعتِ اسلام کا کام بھی تشنہ پڑا تھا۔ بیشک ایسا رسول جو محمد ثانی ہو اسی امت میں سے ہی آ سکتا تھا۔ اور آپؐ کی پیش کردہ آیت کے پیشِ نظر وہ امت کا کامل فرد دوسرے لوگوں پر گواہ بن سکتا تھا۔ چنانچہ ایسا ہونا ضروری تھا۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا کہ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ (سورۃ محمد ع ۴ و ۳) کہ اے مسلمانو! اگر تم نے اسلام کے لئے قربانیوں سے دریغ کیا اور ان کی طرف سے منہ موڑ لیا۔ تو اللہ تعالےٰ تمہیں ہٹا کر اور قوم لے آئیگا۔ اور وہ نئی قوم تمہاری طرح سستی کرنے اور قربانیوں سے اعراض کرنے والی نہ ہو گی۔۔ بلکہ جیسا کہ خدمت کا حق ہے وہ اسے ادا کرے گی۔ اور ظاہر ہے کہ جب کوئی قوم مردہ ہو جاتی ہے جیسا کہ اب مسلمان مردہ ہو چکے ہیں اور چاروں طرف مار کھا رہے ہیں۔ اس وقت خدا تعالیٰ اپنی سنتِ قدیمہ جاریہ کے مطابق اپنی طرف سے رسول کھڑا کر کے قوم کی اصلاح کا کام شروع کرتا ہے۔

پس اب ہمارا سوال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی اس سنتِ قدیمہ جاریہ کو کیوں عین ضرورت کے وقت ترک کر دیا۔ کیوں اس نے ایسا امتی رسول کھڑا نہ کر دیا جو اسی اُمت میں سے ہوتا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا متبع و خادم ہونے کی وجہ سے آپؐ کے وجود میں داخل ہوتا اور دوسروں کے لئے گواہ بن جاتا۔ امت نے تو اپنی طرف سے روحانیت و اخلاق و کردار کے لحاظ سے نیز اشاعتِ اسلام کے لحاظ سے اپنی ذمہ داری کو اپنے کندھوں سے اتار پھینکا اور اس سے سبکدوش ہو بیٹھی تھی۔ بہتر ہو کہ آپ ہمارے سوال کا بھی جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور اسے نظر انداز نہ فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ تو قرآن کریم میں فرماتا ہے اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ کہ اللہ تعالےٰ کی یہ عادت و سنتِ مستمرہ جاریہ ہے۔ کہ ضرورت کے وقت فرشتوں میں سے بھی رسول چن کر بھیجتا ہے۔ اور انسانوں میں سے بھی۔ اگر آپ انسانوں میں سے امتی رسول بھی بند کر دیں گے تو پھر فرشتے بھی کبھی کسی انسان پر نازل نہیں ہونے چاہئیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ ان کے متعلق فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ...... کہ جو لوگ اللہ کو اپنا رب تسلیم کر کے اس پر استقامت اختیار کر لیتے ہیں، ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ پس اگر فرشتے رسول بن کر انسانوں کی طرف آتے رہتے ہیں اور ان کا سلسلہ بند نہیں ہوا تو انسانوں کے امتی رسول بن کر آنے کا سلسلہ کیونکر بند ہو سکتا ہے۔ بیشک قرآن کریم آخری شریعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی الگ مستقل صاحب شریعت نبی نہیں آ سکتا۔ ہمیں اس بارے میں آپ سے پورا پورا اتفاق ہے۔ مگر امتی نبی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا حصہ ہے۔ جیسا کہ بیٹا باپ کا یا خادم مخدوم کا اور تابع متبوع کا اس کے آنے سے نہ صرف یہ کہ کوئی حرج نہیں بلکہ اس کا وجود اس امت کے لئے سراسر رحمت کا باعث ہے ایسے رسول کا آنا کیوں بند ہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم و احسان سے عین ضرورتِ زمانہ کے وقت دنیا کی حالت پر نظر کر کے اپنا امتی مسیح موعود و مہدی مسعود قادیان میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجودِ مبارک میں بھیج دیا۔ اور آپؑ نے آ کر اپنا مفوضہ فرض ادا کیا اور پھر ایک ایسی پاکیزہ متحرک و فعال جماعت تیار کر گئے۔ جس نے موجود الوقت مردہ امت کی جگہ پُر کر دی اور تکمیل اشاعتِ اسلام و انقلابِ عظیم کے کام کی ذمہ داری سنبھال کر اس کام کو آگے بڑھایا اور بڑھا رہی ہے۔ اور یہ تو آپ کو معلوم ہی ہو گا کہ ایسی نئی فعال جماعت کا وجود بغیر بعثتِ رسول کے محال ہے۔ کیونکہ ایسی روح کا پیدا کرنا جو انقلاب انگیز ہو، بغیر رسول کے ناممکن ہے۔ تاریخ اور قرآن کریم کی یہی شہادت ہے آپ حضرات مانتے ہیں کہ گزشتہ تمام رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ارہاص تھے۔ اصل اور حقیقی رسول جو اس کائناتِ انسانی کا مقصود اولیں ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ پھر جب آپؐ تشریف لے آئے اور نوعِ انسانی کے مقصود کے حصول کا زمانہ آ گیا۔ اور اس کے لئے پوری جدوجہد کی ضرورت پڑی تو آپ حضرات نے بغیر سوچے سمجھے اور قرآن و حدیث پر تدبر کرنے کے نبوت کا سلسلہ ہی بند قرار دے دیا اور یہ نہ دیکھا کہ از روئے صحفِ انبیاء و از روئے قرآن و حدیث سلسلۂ نبوت و انبیاء خدا تعالےٰ کا ابدی عہد ہے۔ جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ جب تک ضرورت باقی ہے وہ بھی باقی رہنا چاہیئے۔ اور باقی رہے گا۔ اس کا بند کرنا خدا تعالےٰ رب العالمین و ارحم الراحمین اور پھر رحمۃ للعالمین کی ربوبیت و رحمت و ہدایت کے سراسر خلاف ہے جو ضلالت و گمراہی کے مترادف ہے جس سے اجتناب ضروری ہے۔

دعائے مغفرت

مکرم محمد حنیف صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ کالم گوڈی اڑیسہ نے اطلاع دی ہے کہ ۲۶/۶ کو محترم ایس ایم ابو عبیدہ صاحب وفات پا گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون احباب سے نمازِ جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔ وہاں بہت چھوٹی جماعت ہے

خاکسار یوسف احمد الہ دین
سکندر آباد۔ آندھرا

تاثرات

چند روز قادیان میں

مشہور سائیکل سیاح مسٹر انور علی خاں متوطن اورنگ آباد مہاراشٹر (ان کا مختصر تعارف بدر کے اسی شمارہ میں دوسری جگہ دیا جا رہا ہے) گزشتہ دنوں پنجاب کا سفر کرتے ہوئے قادیان میں وارد ہوئے۔ موصوف نے اپنے مختصر سے قیام کے دوران قادیان کے خالص دینی اور پاکیزہ ماحول کا قریب سے مطالعہ کیا۔ اور جماعتی نصب العین اور اس کے خدمتِ اسلام و خدمتِ انسانیت کے مقصد سے آگاہی حاصل کی۔ مندرجہ ذیل تاثرات ان کے خود نوشتہ ہیں۔ جنہیں ہم قارئینِ بدر کی دلچسپی و ازدیادِ ایمان کی غرض سے یہاں نقل کر رہے ہیں — ایڈیٹر

میں نے اپنے سفر کے دوران مختلف دینی اور سماجی اداروں کو غور سے دیکھا لیکن مجھے کہیں بھی ذہنی سکون نہ مل سکا۔ میرے دماغ میں ہر وقت یہی سوال اٹھتا تھا کہ دینی اور سماجی اعتبار سے مسلمانوں کی حالت اس قدر کیوں گرتی جا رہی ہے۔ ہر جگہ نوجوان طبقہ مایوس کیوں نظر آتا ہے مزدور اور محنت کش طبقہ کس بناء پر تشدد پر آمادہ ہے۔ ان سب سوالوں کا مجھے کوئی حل نہیں مل رہا تھا۔ میں جس وقت پنجاب میں داخل ہوا تو میرے دل نے غیر شعوری طور پر محسوس کیا کہ شاید یہیں پر کہیں میری معلومات میں اضافہ ہو سکے چنانچہ میں ۱۲ جولائی کو دوپہر کے وقت قادیان میں وارد ہوا۔ اچانک میرے ذہن میں ایک تبدیلی سی محسوس ہوئی اور مجھے کچھ اطمینان و سکون محسوس ہوا میں ہر وقت یہی سوچتا تھا کہ غربت، بیکاری اور سرمایہ داری کو صرف کمیونزم کے ذریعہ سے ہی مٹایا جا سکتا ہے۔ لیکن جب میں نے یہاں کے ماحول کو دیکھا تو مجھے تسلیم کرنا پڑا کہ کمیونزم کے ذریعہ نہیں بلکہ انسان کا دل جیت کر اور خدا کا ڈر پیدا کر کے امن و آشتی پیدا ہو سکتی ہے اور غربت، بیکاری، سرمایہ داری اور منافع خوری کی لعنتیں دور ہو سکتی ہیں اور مسلمان اور دیگر انسان صحیح معنوں میں امن و سکون کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ یہ انقلاب صرف اسلام کے اصولوں پر چل کر رونما ہو سکتا ہے۔ اور آج صرف جماعتِ احمدیہ ہی عالمِ اسلام میں ایک ایسی جماعت ہے جو اسلام کی صحیح تصویر پیش کرتی ہے۔

مجھے جماعتِ احمدیہ کے ہر طبقہ مثلاً مزدوروں، کسانوں۔ تاجروں، طلباء، دانشوروں اور علماء وغیرہ میں تمام خوبیاں یکساں نظر آئیں۔ مثلاً اعلیٰ کردار۔ عمدہ اخلاق، تہذیب و آداب۔ الغرض ہر قدم پر سچے اسلام کی جھلک نظر آئی۔ مجھے یہ محسوس ہوا کہ جماعتِ احمدیہ تعداد میں کم سہی لیکن اسلام کو سمجھ کر عمل کرنے والی جماعت ہے۔ یہاں کا نظام اعلیٰ پایہ کا اور کامیاب پایا۔ مہمان خانہ میں رہ کر ایسا محسوس ہوا جیسے میں کوئی مہمان نہیں بلکہ اپنے گھر پر ہوں۔

اپنے اس تمام سفر کے دوران جو میں نے بارہ برسوں میں پچیس ہزار میل سائیکل پر اور سات ہزار میل پیدل چل کر طے کیا ہر مقام پر شدت سے محسوس ہوتا تھا کہ میں دوسروں کے لئے اجنبی ہوں۔ لیکن یہاں جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان میں پہنچ کر ایسا محسوس ہوا کہ گویا میں اسی کنبہ کا فرد ہوں۔ مجھے یہاں اپنے پانچ روزہ قیام کے دوران بہت سکون ملا۔ اور میرے تمام شکوک و شبہات دور ہو گئے۔ میں نے ہر چیز کو کافی انہماک سے دیکھا اور سوچ سمجھ کر جانا۔ دورانِ قیام قادیان حسبِ ذیل کتب میرے مطالعہ میں آئیں

1- Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad's The Economic Structure of Islamic Society.

2- Communism and Islam.

3- The new world order of Islam.

ان کتب کا دل لگا کر مطالعہ کرنے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو انسانوں میں انسانیت لا سکتا ہے۔ اور عام مزدوروں اور کسانوں کو اونچا اٹھا سکتا ہے

احمدیہ جماعت کے بیرونی مشن جس طریق پر کام کر رہے ہیں وہ تبلیغِ اسلام کا ایک بے لوث، صحیح اور مفید طریقہ ہے۔ جس میں کسی نوعیت کی ریاکاری اور ذاتی اغراض نہیں پائی جاتیں۔ جماعتِ احمدیہ بنی نوع انسان کو اسلام کی صحیح تعلیم اور معبودِ حقیقی سے روشناس کرا رہی ہے۔

مجھے اپنے سفر کے ان بارہ سالوں میں کہیں بھی وہ چیز نہیں ملی جو میں نے ان چند ایام میں احمدیہ جماعت سے حاصل کی یعنی حقیقی محبت اور دلی ہمدردی۔ امید ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا یہ امن بخش اور صلح کن پیغام دنیا کے کونے کونے میں مسلمانوں میں اسلام کی حقیقی روح اور صحیح بیداری پیدا کرنے میں ممد ثابت ہوگا۔ ان شاء اللہ

میرا یقین ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں اخلاقی روحانی اور سماجی بیداری صرف جماعتِ احمدیہ کی رہبری کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتی ہے۔ میں ہندوستان کے کسی بھی مذہب اور فرقے کے مسلم کو جماعتِ احمدیہ کے پاکیزہ اصولوں پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے، معاشرے کی موجودہ کمزوریوں اور برائیوں کو جماعتِ احمدیہ کی رہنمائی میں دور کرنے اور صحیح معنوں میں اسلام کو سمجھنے کی دعوت دیتا ہوں۔ میں فی الوقت ایک طالب علم کی حیثیت سے جماعتِ احمدیہ کے نقطۂ نظر سے اسلام کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اب میری کوشش حتی الوسع یہی ہوگی کہ میں اپنے آئندہ سفر میں جہاں تک ہو سکے اسلام اور بنی نوع انسان کی خدمت کروں۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ میں اسلام کی روح پرور تعلیم کو کما حقہ طور پر سمجھوں۔ طلباء اور نوجوانوں کو احمدیت کا پیغام پہنچاؤں۔ اور سچے دل سے مختلف رنگ و نسل اور مذاہب کے نوجوانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کروں تاکہ دنیا میں حقیقی امن کا قیام ہو سکے۔

آخر میں میں محترم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ قادیان، جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور دیگر حضرات کا ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے میری ہمت افزائی اور مہمان نوازی کی اور اسلام کی حقیقی روح سے آشنا کیا جزاھم اللہ خیراً

انور علی خاں (سائیکل سیاح)

متوطن اورنگ آباد۔ مہاراشٹر۔ نزیل قادیان

مسٹر انور علی خاں کل ہند سائیکل سیاح سے

ایک انٹرویو

قادیان - ۱۸ وفا

مشہور مسلم سائیکل سیاح مسٹر انور علی خاں جن کا آبائی وطن اورنگ آباد (مہاراشٹر) ہے مورخہ ۱۲ وفا کو قادیان میں وارد ہوئے۔ موصوف نے ہندوستان کے تمام علاقوں کے نوجوانوں اور طلباء کے درمیان اشتراکِ عمل کے احساس کو تقویت دینے اور باہمی ربط و تعلق کو فروغ دینے کے نیک جذبہ کے تحت اکتوبر ۱۹۵۸ء میں اس سفر کا آغاز کیا۔ اب تک وہ ہندوستان کے تقریباً ہر بڑے گاؤں قصبے اور شہر کی سیاحت کر چکے ہیں۔ صوبہ پنجاب کے دورہ کے بعد وہ ان صوبوں کا از سرِ نو دورہ کرنا چاہتے ہیں جن کی سیاحت انہوں نے ابتدائی چند سالوں یعنی اپنے سنِ شعور سے پہلے کی تھی۔ اور جس کے لئے ان کے اندازہ کے مطابق انہیں مزید تین چار سال درکار ہوں گے۔ ازاں بعد وہ اپنے وطن اورنگ آباد واپس جائیں گے جہاں کتابی صورت میں اپنے تاثرات کی تدوین کریں گے اور پھر مشرقِ وسطی کے دورہ پر روانہ ہو جائیں گے۔

بدر کے نمائندہ خصوصی سے اپنے ایک انٹرویو کے دوران انہوں نے بتایا اب تک میرا لائحہ عمل یہ رہا ہے کہ میں ہر مقام پر پہنچ کر وہاں کے نوجوانوں اور طلباء سے ملوں، ان سے تبادلۂ خیالات کروں اور ان تک اپنا پیغام پہنچاؤں اور اخباری نمائندوں سے مل کر ان کے سامنے اپنے خیالات اور تاثرات کا اظہار کرنا بھی میرے روزمرہ میں داخل ہے۔

اس سوال پر کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی موجودہ مذہبی معاشرتی اور اقتصادی پس ماندگی کو قریب سے دیکھ کر اس کے اسباب سے متعلق آپ کس نتیجہ پر پہنچے ہیں مسٹر انور علی خاں نے بتایا کہ میرے نزدیک مسلمانوں کی موجودہ کس مپرسی کے اصل اسباب خود ان کا باہمی افتراق احساسِ کمتری اور بالخصوص صحیح قیادت اور رہنمائی سے محرومی ہیں جبکہ مختلف مقامات پر رہائش پذیر افرادِ جماعت احمدیہ دیگر مسلمانوں کے مقابلہ میں اپنی کمی تعداد اور محدود اقتصادی استعدادوں کے باوجود نہ تو احساسِ کمتری کا شکار ہیں اور نہ ہی ان میں وہ پسماندگی پائی جاتی ہے اور یہ سب کچھ میرے نزدیک صحیح قیادت، مضبوط مرکز اور مستحکم جماعتی تنظیم کا ثمرہ ہے

قادیان میں اپنے پانچ روزہ قیام کے دوران موصوف نے ادارہ جات صدر انجمن احمدیہ مرکزی مساجد اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی اور کچھ لٹریچر بھی پڑھا اور ایک خوشگوار تاثر لے کر مورخہ ۱۷ وفا کو اپنے اگلے سفر پر روانہ ہو گئے۔

اُذکروا موتاکم بالخیر

ایک حسین یاد

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محترمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کی ایک تقریر جو آپ نے سکندرآباد کے ماہ اپریل کے اجلاس میں کی تھی برائے اشاعت ارسال خدمت ہے

فرحت اللہ ۔ جنرل سیکریٹری لجنہ اماء اللہ سکندرآباد

آج کا یہ جلسہ کوئی تعزیتی جلسہ نہیں ہے مگر پھر بھی میں اپنا یہ اولین فرض سمجھتی ہوں کہ محترمہ منّھی اماں کی یاد میں چند جملے کہہ کر اپنے حزین دل کا بوجھ ہلکا کروں جب سے میں نے احمدیت قبول کی ہے اسی وقت سے حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر، آپ کی سخاوت، آپ کے تقوٰے و طہارت اور پاکیزہ زندگی کی خوبیاں سنتے رہے۔ اور آپ کے ذکر کے ساتھ ہی محترمہ بیگم صاحبہ مرحومہ، یعنی منّھی اماں کی زندہ دلی، سلسلہ سے پُرخلوص لگاؤ اور افرادِ جماعت سے ہمدردی کے چرچے بھی سنتے رہے۔ مگر میں جب حیدرآباد آئی اور اپنی آنکھوں سے منّھی اماں کو احمدیت کا زندہ نمونہ پایا تو بے ساختہ زبان سے نکل گیا کہ

اے مسیحِ زماں تجھ پر سلام

یہاں آپ نے اسماعیلی فرقہ کے ماحول اور دنیوی عیش و عشرت کی سہولتوں کے ہوتے ہوئے بھی تقوٰے کی باریک راہوں کو کبھی فراموش نہیں کیا۔ ایک طرف آپ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو خوش رکھتیں تو دوسری طرف اپنے احمدی دوست و احباب کی دلجوئی کو بھی برقرار رکھتیں۔ یہی وجہ تھی کہ لوگ آپ کے انتقال کی خبر سُن کر دیوانہ وار سکندرآباد پہنچ گئے۔ اور بلک بلک کر آنسو بہا رہے تھے۔

میں نے آپ پر امیری کا زمانہ بھی دیکھا اور پھر مالی پوزیشن کے گر جانے کا زمانہ بھی دیکھا مگر میں یہ تمیز نہیں کر سکی کہ آپ کس زمانہ میں زیادہ خوش تھیں۔ وہی صبر۔ وہی شکرِ الٰہی۔ وہی ذکرِ الٰہی۔ وہی کھانے پینے کی سادگی۔ وہی محبت و پیار وہی خدمتِ دین۔ وہی مہمان نوازی۔ وہی نمازِ باجماعت اور وہی حقوق العباد کی ادائیگی۔ غرض میں کیا کیا خوبیاں بیان کروں سب کچھ وہی تھا۔

آپ کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو آپ کا سلسلہ احمدیہ سے خاص لگاؤ اور پیار تھا۔ آپ نے حق و باطل کی جنگ میں صداقت کو قبول فرما کر دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ قربانیوں کا صلہ آخرت میں ملتا ہے۔

آپ باوجود پیرانہ سالی اور کمزوری کے صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں اور تقریباً آخر وقت تک اپنے اس عہد پر سختی سے کاربند رہیں کہ

ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے

باوجود ضعیفی اور دوری کے ہمارے حیدرآباد کے اجلاسوں میں برابر شریک ہوتی تھیں۔ اور جو بھی بات کرتیں وہ لجنہ کے اجلاسوں اور جماعت کی ترقی کے تعلق سے ہی کرتی تھیں۔ جماعتِ احمدیہ حیدرآباد کی تاریخ اور پھر احمدیہ جوبلی ہال کی تعمیر کے قصے مزے سے سناتی تھیں۔ جماعت کی لڑکیوں اور لڑکوں کے رشتے ناطے کا بہت خیال رکھتیں

آپ کسی کے ظاہری ٹھاٹھ باٹھ سے متاثر ہونے والی نہیں تھیں۔ بلکہ آپ کا کہنا تھا کہ جب خدا کسی کا ہو جاتا ہے تو سب کچھ اسی کا ہو جاتا ہے۔ اور وہ تقوٰے اور صرف تقوٰے سے اپنا بنتا ہے۔ تقوٰے ایک ایسی دولت ہے کہ اس سے بڑی سے بڑی مرادیں حاصل ہوتی ہیں لہٰذا آپ اس دولت کو حاصل کر کے رہیں

مہمان نوازی آپ کا طرۂ امتیاز تھا میں نے آج تک آپ کو اس میں کوتاہی کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ کیا ہندوستان کیا پاکستان۔ دنیا کے کونے کونے سے آنے والے احمدیوں کے قیام و طعام کا انتظام آپ کے ذمہ ہُوا کرتا تھا۔ اگر کسی مجبوری کے تحت قیام کا انتظام نہ بھی کر سکتیں تو کم از کم دعوت پر ضرور بلا لیا جاتا تھا۔

افرادِ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص انس تھا سلسلہ کے مبلغین مربیوں اور عہدہ داروں کا بڑا احترام کرتی تھیں

آپ خود لجنہ اماء اللہ سکندرآباد کی صدر بھی رہیں اور اس عہدہ کو آپ نے آخر تک خوب نبھایا۔

یہ ایک فطری امر ہے کہ اکثر لوگ امیروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے ہیں اور غریبوں سے ملنے سے کتراتے ہیں۔ مگر محترمہ منّھی اماں کی یہ ایک حسین خوبی تھی کہ آپ ہر ایک سے بلا امتیاز حسنِ سلوک فرماتی تھیں اور ہر آنے والے کو اپنی دعاؤں سے نوازتی تھیں۔ آپ کا حافظہ اتنا تیز تھا کہ کبھی کبھی ہم حیران رہ جاتے تھے کہ اتنی باتیں کس طرح یاد رہ سکتی ہیں۔

آپ کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ آپ بڑی صابر بزرگ ہستی تھیں۔ یوں تو دنیا ابتلاؤں اور مشکلات کی جگہ ہے اور یہ چیزیں آپ پر بھی آئیں مگر آپ نے کبھی ان ابتلاؤں پر بے صبری کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ اس کے برعکس فرماتی تھیں کہ

اللہ تعالےٰ آزما رہا ہے

آپ کو مالی پریشانی بھی لاحق رہی۔ افرادِ خاندان پر موذی بیماریوں کے پے در پے حملے بھی ہوئے اور تجارت کو دھکا بھی لگا۔ اور کئی ابتلاء آئے، مگر آپ ثابت قدم رہیں اور ہر حال میں احمدیت کے گُن گاتی تھیں۔

یہ ہے ہماری منّھی اماں کی زندگی کی چند نمایاں خوبیوں کی ایک جھلک جو میں نے بہت مختصر سی بیان کی ہے۔ اور بیان کرنا میں اپنی سعادت سمجھتی ہوں۔ اس لئے کہ آپ کو مجھ سے بہت محبت تھی۔ نہ صرف میرا ہر طرح خیال رکھتیں بلکہ میرے شوہرِ محترم اور بچوں کے لئے بھی بہت دعائیں کرتی تھیں جماعتی کاموں کے تعلق سے ایسی دلجوئی فرماتی تھیں کہ اب تک میرے کانوں میں آپ کے محبت بھرے جملے گونج رہے ہیں اور میں یہ سوچ کر اداس ہو جاتی ہوں کہ اب کون اس خلا کو پُر کرے گا۔

غرض منّھی اماں کی زندگی کامیاب ترین زندگی تھی۔ دنیا میں بھی عزت ملی اور آخرت میں بھی اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہُوا۔ ایسی خوبیوں کی مالک ایک بزرگ خاتون ہم سے جدا ہو گئیں مگر ہم اللہ تعالےٰ کی رضا پر راضی ہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ کے خاندان کے اس عظیم رنج میں ہم برابر کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور اس خلاء کو پُر کر دے جو آپ کی وفات سے پیدا ہُوا ہے اور ہم سب کو بھی اسی طرح تقوٰے کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے تاکہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہو جائے

آمین

لازمی چندہ جات سو فیصدی ادا کرنیوالی جماعتیں

وہ جماعتیں جو سہ ماہی اوّل میں لازمی چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کریں گی ان کے نام بغرض دعا خاص نہ صرف اخبار میں شائع کرائے جائیں گے بلکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی بغرض دعا پیش کئے جائیں گے۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے گزشتہ سال سے جماعتوں کی مالی قربانی کا معیار پہلے سے بڑھ چکا ہے۔ اس لئے نظارت ہذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام سے توقع رکھتی ہے کہ وہ اپنی جماعتوں کو سو فیصدی ادائیگی کے لئے ابھی سے تحریک کریں گے۔

اس اعلان کے شائع ہونے تک سہ ماہی اوّل میں صرف چند یوم باقی ہوں گے۔ اس لئے اس وقت تک جو رقم بھی وصول شدہ ہو وہ تمام رقم مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے گلے سے پہلے تو صرف بلغم نکلتا تھا اب خون نکلنے لگا ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ احباب سے دعائے صحت کی دردمندانہ درخواست ہے۔ خاکسار اسرار احمد امروہہ

۲۔ میری بھاوجہ سیدہ ناصرہ خاتون صاحبہ کو کینسر جیسے مہلک مرض کا امکان ہے۔ ان کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز برادر عزیز ظفر الدین سلمہ نے بی ایس سی کا فائنل امتحان دیا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز بھاوجہ شاہدہ خاتون کے اپریشن پر کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ اہلیہ سید بدر الدین احمد۔ قادیان

۳۔ خاکسار کی اہلیہ دو ڈیڑھ سال سے بیمار ہیں۔ ایکسرے سے پتہ میں پتھری معلوم ہوئی ہے۔ ضعف اور درد شدید لاحق ہے۔ ضعف کا علاج ہو رہا ہے تاکہ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق جلد اپریشن کروایا جا سکے۔ احباب دعاؤں سے امداد فرمائیں

خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے قادیان

فہرست وعدہ جات و ادائیگی نصرت جہاں ریزرو فنڈ

وہ خوش نصیب احباب جن کو اپنے آقا و امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق ملی ہے ان کے نام بغرضِ دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے اور ایفائے عہد کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نام جماعت	وعدہ	ادائیگی
۱	حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل	قادیان	۵۰۰ روپے	۵۰۰ روپے
۲	مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے	"	۵۰۰	۵۰۰
۳	" چوہدری مبارک علی صاحب	"	۵۰۰	-
۴	" ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر	"	۵۰۰	۵۰۰
۵	" چوہدری محمد طفیل صاحب	"	۵۰۰	۵۰۰
۶	" مرزا منور احمد صاحب	"	۵۰۰	-
۷	" خواجہ عبدالستار صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰
۸	" مولوی عبدالحمید صاحب آزعتی	"	۵۰۰	۲۰۰
۹	" قریشی عطاء الرحمٰن صاحب	"	۵۰۰	-
۱۰	" افتخار احمد صاحب اشرف	"	۵۰۰	۲۰۰
۱۱	" ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی	شاہجہانپور	۵۰۰	۲۰۰
۱۲	" سید داؤد احمد صاحب مظفرپور	مظفرپور	۲۰۰۰	۵۰۰
۱۳	" ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب	"	۲۰۰۰	۵۰۰
۱۴	" سید غلام مصطفےٰ صاحب	"	۵۰۰	-
۱۵	" سید مسعود عالم صاحب	خانپور ملکی	۵۰۰	-
۱۶	" سید محمد عاشق حسین صاحب	"	۵۰۰	-
۱۷	" " مجید عالم صاحب	"	۵۰۰	-
۱۸	" اختر حسین صاحب	"	۵۰۰	-
۱۹	" سید کریم بخش صاحب	کلکتہ	۵۰۱	-
۲۰	" انوار الحق صاحب	کٹک ٹاؤن	۵۰۰	-
۲۱	" شیخ علی احمد صاحب	پوری	۵۰۰	-
۲۲	" سید غلام مصطفےٰ صاحب پوسٹ ماسٹر	کٹک ٹاؤن	۵۰۰	-
۲۳	" سید یعقوب الرحمٰن صاحب	مونگرہ	۵۰۰	۲۰۰
۲۴	" عبدالمجید صاحب	کھرک پور آندھرا	۵۰۰	-
۲۵	" سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب	سکندرآباد	۵۰۰	-
۲۶	" " علی محمد الہ دین صاحب	"	۵۰۰	-
۲۷	" مہرالدین صاحب	"	۵۰۰	-
۲۸	" صالح محمد الہ دین صاحب	"	۵۰۰	-
۲۹	" سیٹھ محمد الیاس صاحب	یادگیر	۵۰۱۰	-
۳۰	" خاندان سیٹھ محمد عبدالحی صاحب	"	۲۰۰۰	-
۳۱	" سیٹھ محمد اسماعیل صاحب غوری	"	۵۰۰	-
۳۲	" " محمد نعمت اللہ صاحب "	"	۵۰۰	-
۳۳	" " محمد رحمت اللہ صاحب "	"	۵۰۰	-
۳۴	" " محمد رفعت اللہ صاحب "		۵۰۰	-
۳۵	" " محمد نصرت اللہ صاحب "	"	۵۰۰	-
۳۶	" خاندان مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل مرحوم	"	۵۰۰	-
۳۷	" نذیر احمد سوداگری	"	۵۰۰	-
۳۸	مکرمہ الحاجہ رسول بی صاحبہ المعروف سیٹھانی صاحبہ	"	۵۰۰	-
۳۹	شاہ برادرز سٹریز	"	۵۰۰	-
۴۰	مکرم محمد علی صاحب گڈے	"	۵۰۰	-
۴۱	شو ہوم	"	۵۰۰	-
۴۲	جماعت احمدیہ	یادگیر	۵۰۰	-
۴۳	مکرم صدیق امیر علی صاحب	دوگرال	۵۰۰۰	-
۴۴	" میاں عبدالرشید کیلرہ معرفت عبدالقدیر صاحب	بھدرواہ کشمیر	۵۰۰	-
۴۵	" عبدالرحمٰن خان صاحب	"	۵۵۰	-

اے مرے درویش بھائی خادمِ خیر الانام!

اے مرے درویش بھائی خادمِ خیر الانام
تجھ کو بخشا ہے خدائے پاک نے عالی مقام
تیری قربانی پہ نازاں ہیں شہیدانِ وفا
نیک دل کرتے تہِ دل سے ہیں تیرا احترام
تجھ کو تیرے صبر نے بخشی عجب مردانگی
اپنے اوپر کر لیا ہے عیشِ دنیا کو حرام
مشکلوں کے دور نے تیری سنواری زندگی
تو زمین لالہ و گل ہیں حقیقی لالہ فام
تیرے ہاتھوں سے ملے گی ابنِ آدم کو نجات
اُن کو دوزخ سے بچانا ہے فقط یہ تیرا کام
تو دلوں سے بُغض و کینہ کی مٹا دے ظلمتیں
تیرے در پہ جو بھی آئے باز جائے شاد کام
تو پلا دے ہاں پلا دے وہ شرابِ معرفت
سب کو جو بھائی بنا دے ہاتھ میں ہے تیرے جام
تو سکھا انسان کو انساں سے الفت کرے
تو بتا انسان کو کہ قتل کرنا ہے حرام
خود بھی تم زندہ رہو زندہ رکھو تم غیر کو!
ہر طرف تقسیم کرنا زندگی ہے تیرا کام
خادمِ انسانیت بن کر رہو تم ہر گھڑی
ناصرِ دیں نے سکھائی ہم کو ہے انسانیت
زندہ باد انسانیت، انسانیت کے ہم غلام
"وہ اگر پھیلائیں بدبو تم ہو مشکِ تتار"
وہ اگر دیں گالیاں تو تم کرو شیریں کلام
اے خدا تو تفرقہ و فتنہ و شر کو مٹا
جس طرف دیکھیں اُدھر دیکھیں محبت کا پیام
اے خدا تو اپنی قدرت کا ہمیں جلوہ دکھا
اے خدا تو ختم کر دے رب جہاں سے قتلِ عام
اے خدا انسان کو انسانیت کے گر سکھا
اے خدا انسان تیرے در کا ہو ادنےٰ غلام
دل میں جب تیری محبت ہوگی ہر دم موجزن
ایک انساں دوسرے انساں پہ بھیجے گا سلام
اے مرے درویش بھائی! رات دن آنسو بہا
وقف کر دے دوسروں کے واسطے تو صبح و شام
تو دعا یہ مانگ کہ وقتِ خزاں جاتا رہے
ہر طرف سے یہ صدا اٹھے چمن میں "السلام"
پھر بہار آئے چمن میں بلبلیں ہوں نغمہ زن
پھر سے چلے انسانیت بانکی ادا سے خوش خرام
تیرا حافظ اور ناصر ہو خدائے دو جہاں
قادیاں کے رہنے والے تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام

عبدالحمید آصف۔ ایم اے

ماخوذ

بیت المقدس میں دجّال سے معرکہ

اسلامی روایات و احادیث کی کتابیں حضرت مہدی آخر الزماں کے ذکر سے بھری ہوئی ہیں اسلام کے تمام حضرت مہدی، اور قیامت کے قریب ان کے ظہور کو تسلیم کرتے ہیں۔ کچھ ایسے بھی فرقے ہیں جن کے دعوے کے مطابق حضرت مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور وہ اپنا مشن پورا کر کے واپس جا چکے ہیں لیکن مسلمانوں کی اکثریت اس بات کی منتظر ہے کہ حضرت مہدی ابھی ظاہر نہیں ہوئے اور وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہو کر دنیا کو انصاف اور عدل سے بھر دیں گے۔

اہل اسلام کی اکثریت اور بیشتر اسلامی فرقوں کا ظہور مہدی کے نظریے سے متفق ہونا ٹھوس اور ناقابل تردید احادیث نبوی، اماموں اور بزرگان دین کے اقوال اور اکابر علمائے اسلام کی آراء کا نتیجہ ہے۔

ان صحابہ کرام میں جنہوں نے ظہور حضرت مہدی کے بارے میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایات بیان کی ہیں، حضرت علیؓ۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عبداللہ بن مسعود۔ حضرت ابو سعید خدریؓ۔ حضرت ابو ہریرہؓ۔ حضرت عمران بن حصین حضرت حرث بن ربیع۔ ام المومنین عائشہ صدیقہؓ۔ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ اور خاتون جنت حضرت فاطمہ زہراؓ شامل ہیں۔

علامہ نقشبندی نے اپنی کتاب "ینابیع المودہ" (مطبوعہ استانبول ۱۳۰۱ھ) میں وہ آیات و احادیث نقل کی ہیں جو ظہور مہدیؑ کے بارے میں ہیں۔ زیر نظر مضمون میں صرف چند احادیث پر اکتفا کیا جا رہا ہے

ظہور حضرت مہدیؑ کے بارے میں احادیث

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اگر قیامت آنے میں ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدا میرے اہل بیت میں سے ایک ایسے آدمی کو بھیجے گا جو دنیا کو عدل و داد سے پُر کر دے گا۔"

(صحاح ستہ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"مہدی میری عترت و اہل بیت یعنی اولاد فاطمہ میں سے ہوگا۔" (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۱۸)

ابو داؤد و مسلم نے یہ حدیث ام المومنین ام سلمہ سے بیان کی ہے کہ "مہدی حسینؓ کی اولاد سے ہوں گے" (نجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۱۹۳)

ابن عساکر نے جابر ابن عبداللہ سے یہ حدیث بیان کی ہے:۔

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ "دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے میرا ہم نام اس پر حکومت نہ کرے"

اکابر علمائے اسلام کے ارشادات

ظہور حضرت مہدیؑ کے بارے میں متواتر سے احادیث وارد ہونے کے علاوہ اکابر علمائے اسلام نے بھی حضرت مہدی اور ظہور مہدی کے بارے میں مستقل کتابیں تصنیف کی ہیں۔

"یہ جان لو کہ حضرت مہدی کا ظہور ضروری ہے۔ لیکن وہ اس وقت تک ظہور نہیں کریں گے جب تک دنیا ظلم و جور سے نہ بھر جائے۔ تب وہ آکر دنیا کو عدل و انصاف سے پُر کر دیں گے۔ اور اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہا تو خدا اس دن کو اتنا طویل کر دے گا کہ وہ خلافت پوری کر جائیں۔ حضرت مہدی رسول اللہ کی عترت سے ہوں گے ان کے دادا حضرت حسین ابن علی ابن ابی طالب ہیں۔ اور ان کے والد حسن عسکری ابن امام علی نقی ابن امام محمد تقی ابن امام علی رضاؓ ابن موسیٰ کاظم ابن امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین ابن امام حسین ابن امام علی ابن ابی طالب ہیں۔ وہ رسولؐ اللہ کے ہم نام ہوں گے۔ اور مسلمانوں کے رکن اور مقام (خانہ کعبہ) میں بیعت لیں گے۔ وہ شکل اور کردار میں رسول اللہ کے مشابہ ہوں گے اور وہ روم کو فتح کریں گے" (فتوحات مکیہ شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی)

"دین دنیا میں اجنبی بن جائے گا۔ اور اس کی ابتدا گیارہویں صدی سے تیس سال گزر جانے کے بعد سے شروع ہو گی۔ اس وقت حضرت مہدی کے خروج کی توقع ہے وہ امام حسن عسکری کی اولاد سے ہیں ان کی ولادت نصف شعبان ۲۵۵ھ میں ہوئی وہ زندہ ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کریں گے۔ ان کی عمر اس وقت (یعنی جب یہ کتاب لکھی گئی۔ گویا ۹۵۸ھ میں) سات سو تین سال کی ہے۔

(لواقح الانوار جلد ۲ مبحث ۶۵۔ امام عبداللہ ابن احمد ابن علی الشعرانی)

اسلام میں جب سے تصانیف و تالیف کا سلسلہ شروع ہوا ہے امام مہدی کے بارے میں مسلسل کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں امام کے حالات کے علاوہ ان کے ظہور کی علامتیں بھی دی گئی ہیں جو بے شمار ہیں

علماء نے ان علامتوں کو دو اقسام میں بانٹا ہے یعنی (۱) حتمی۔ وہ علامات جن کا ظاہر ہونا لازمی ہے اور (۲) غیر حتمی جن کا ظاہر ہونا حالات پر موقوف ہے

یہ علامات اخلاقی، سماجی، اقتصادی، موسمی اور سیاسی ہر ہی قسم کی ہیں

امام جعفر صادقؓ نے منصور سے فرمایا کہ جب تم یہ دیکھو کہ لہو و لعب کے لئے جگہیں بنائی گئی ہیں اور لوگ ادھر آتے جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو روکنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ اور جب تم یہ دیکھو کہ صاحبان اقتدار کھانے پینے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کر رہے ہیں۔ اور جب تم یہ دیکھو کہ شراب سے علاج کیا جاتا ہے اور شراب کی تعریف مریض سے کی جاتی ہے اور اس سے شفا چاہی جاتی ہے تو اس وقت جان لو کہ رحمت خدا المحسنین (اچھے عمل کرنے والوں) سے قریب ہے (یعنی ظہور مہدی قریب ہے)

(محمد بن یعقوب کلینی "روضۃ الکافی")

اس روایت میں جو علامات بیان کی گئی ہیں وہ تشریح کی محتاج نہیں ہیں

"عورتیں منبر پر جائیں گی اور تقریریں کریں گی"

(خطبہ حضرت علی کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۶)

"مہدی کے ظہور سے پہلے کچھ علامات ظاہر ہوں گی جن میں یہ بھی ہے کہ عورتیں حکومت کریں گی۔ عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ کسب معاش میں شریک ہوں گی۔ اور عورتیں سواری کریں گی" (حدیث رسولؐ)

(دمعہ بحوالہ تفسیر علی ابن ابراہیم۔ اس کے راوی حضرت عبداللہ ابن عباس ہیں)

امام جعفر صادق نے فرمایا "عورتیں مردوں مردوں کی طرح انجمن سازی کریں گی"

(الزام الناصب صفحہ ۱۸۳ بحوالہ روضۃ الکافی)

"عورتوں کے سر کے بال اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے"

(بحار الانوار جلد ۹ علامہ مجلسی)

"عورتیں کپڑے پہنے ہوں گی اس کے باوجود عریاں ہوں گی اور زینت کر کے باہر نکلا کریں گی"

(بحار الانوار جلد ۹ علامہ مجلسی)

(خصائص الکبریٰ۔ علامہ جلال الدین سیوطی)

ایک محدّث نے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ بات قرین قیاس نہیں ہے کہ عورتیں لباس پہن کر عریاں معلوم ہوں اور اس پر تعجب کا اظہار کیا ہے کہ عورتیں زینت کر کے باہر کس طرح نکل سکتی ہیں۔ ان بزرگ کے دور میں عورتیں پردے کی پابند اور زینت خانہ تھیں۔ ان کا استعجاب برحق تھا۔ لیکن اگر وہ بزرگ موجودہ دور میں ہوتے تو ان دونوں علامتوں کی صداقت پر ایمان لے آتے۔

اب تک تو عام سماجی کیفیات کے متعلق علامتوں کا تذکرہ تھا۔ اب چند علامتیں ایسی ملاحظہ فرمائیے کہ جن کو پڑھ کر سر چکرا جاتا ہے

بیٹلز

علامات ظہور مہدی میں علامہ زمخشری نے ایک عجیب و غریب علامت اپنی کتاب "ربیع الابرار" میں نقل کی ہے "ربیع الابرار" کا قلمی نسخہ مکتبہ شوشتریہ نجف میں موجود ہے روایت یوں ہے:۔

"آخر عہد میں مغرب کے لمبے بالوں والے نوجوانوں پر جو اپنا مشغلہ ناچ اور گانا بنالیں گے اور جن سے متأثر ہونے والے مغرب سے مشرق تک کے پست افراد ہوں گے"

یہ علامت محتاج تشریح نہیں وہ بیٹلز ہوں یا راکرز۔ نوجوان مغنیوں کے یہ وحشی اور بے ہنگام غول نئی نسل کے محبوب بن چکے ہیں اور ان کے نغموں کی گونج لندن سے ٹوکیو تک اور ہانگ کانگ سے کیلی فورنیا تک ہر ایوان عشرت میں سنی جا سکتی ہے۔

چائے اور کافی

شیخ علی یزدی نے کتاب "عمدہ" کے حوالے سے اپنی تصنیف "الزام الناصب" میں صفحہ ۱۸۱ پر علامات ظہور مہدی میں ایک روایت نقل کی ہے اس کا ایک دلچسپ حصہ ملاحظہ فرمائیے

"قاری فاسق ہوں گے بیوقوف آدمی تفریح کے لئے استعمال ہوں گے مسجدیں خوبصورت ہوں گی جن کے منارے بلند ہوں گے۔ بڑی بڑی عمارتیں تعمیر ہوں گی اور قہوہ کی مختلف اقسام کا استعمال بڑھ جائے گا۔

اسی کتاب کے صفحہ ۱۸۲ پر حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت ہے کہ "آخری زمانہ میں بواسیر، جذام اور حادثاتی اموات کا زور ہوگا"

بحار الانوار میں علامہ مجلسی نے روایت کی ہے "لوگ سواریوں سے گر گر کر مرجایا کریں گے"

اسی کتاب میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ "معلی ابن قیس حضرت علیؓ سے روایت

کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں لوگ سہرے نے (ہیزی) سے مریں گے اور حالت یہ ہوگی کہ رات کو صحیح سالم سونے والا صبح کو مردہ ہوگا۔ اور صبح کو صحیح سالم اٹھنے والا رات کو اپنی قبر میں ہوگا۔"

رؤیتِ ہلال پر اختلاف

بحار الانوار جلد ۲۰ میں یہ روایت درج ہے کہ "لوگ رویتِ ہلال پر اختلاف کریں گے یہاں تک کہ رمضان کی پہلی کو روزہ نہ رکھیں گے اور عید کے دن روزے سے ہوں گے"

"الزام الناصب" صہ ۱۸۲ پر درج ہے:۔

"مکہ اور مدینہ میں آلات غنا ظاہر ہو جائیں گے اور کوئی منع کرنے والا نہ ہوگا"

واضح رہے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں اب تک سینما وغیرہ پر پابندی ہے لیکن ریڈیو وغیرہ پر کوئی پابندی نہیں۔ مرحوم سلطان ابن سعود کے آغاز حکومت تک حجاز کی سرزمین میں ٹیلیفون تک نہ تھا۔ اور وہاں گانے بجانے کے آلات کا تصور تک محال تھا

ٹرانسسٹرز

"بحار الانوار" میں امام موسیٰ کاظم سے روایت ہے "لوگ غنا اور گانے بجانے کے آلات کو اپنی جیب میں رکھ کر گفتگو کریں گے"

"بحار الانوار" میں امام جعفر صادق سے روایت ہے:۔

"لوگ گرمی اور سردی میں اونی لباس پہنا کریں گے اور گلے میں رنگین رومال باندھا کریں گے"

حج

کتاب "زمعہ" میں تفسیر علی ابن ابراہیم سے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی گئی ہے جس میں رسول اللہ فرماتے ہیں "میری امت کے دولتمند تفریح کے لئے۔ متوسط طبقے کے لوگ تجارت کے لئے۔ اور غریب طبقے کے لوگ مانگ کر کھانے اور اپنی شہرت بنانے کے لئے حج کیا کریں گے"

اس روایت میں بے موسم بارشوں اور بدار ستاروں کے نمودار ہونے کا بھی ذکر ہے

کمپیوٹرز اور روبوٹس

"ایسے آلات دستیاب ظاہر ہوں گے جو انسانوں کا کام کریں گے

(ربیع الابرار علامہ زمخشری)

اخلاقی، سماجی اور عام معاملوں سے متعلق علامات اپنی جگہ ہیں۔ جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہمارے سامنے ہے اور جو کچھ ہو چکا ہے اس سے ہم واقف ہیں۔ لیکن سیاسی نوعیت کی علامات بہت سنسنی خیز ہیں بعض علامتوں میں ملکوں اور حکومتوں کے نام اور ان کے سربراہوں تک کا ذکر ہے۔ یہ علامتیں جن کتابوں میں مذکور ہیں وہ سات آٹھ سو سال اور بعض اس سے بھی زیادہ پرانی ہیں۔ اور علم دین کا ذوق رکھنے والے بزرگوں کے لئے اجنبی نہیں ہیں

جنگِ فلسطین

حالیہ جنگِ فلسطین اور مشرق وسطیٰ کی صورتِ حال سے متعلق تواتر سے جو علامتیں بیان ہوئی ہیں حیرت انگیز ہیں چند اہم علامات ملاحظہ فرمائیے :۔

" وائے ہو فلسطین پر اور ان فتنوں پر جو اس میں برپا ہوں گے اور برداشت سے باہر ہوں گے"

(خطبہ بیانیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ حافظ مشارق الانوار)

بیت المقدس اور عقبہ

جب حضرت مہدی ظہور کریں گے تو بیت المقدس کے اطراف و جوانب میں دجّال سے جنگ کرینگے"

خطبہ بیانیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ)

"آخری زمانے میں قومیں ایک دوسرے سے لڑیں گی اور عقبہ کی زمین خون سے رنگین ہو جائے گی" (ربیع الابرار علامہ زمخشری)

شام کی ناپائدار کامیں

شام میں جو فتنہ ہوگا وہ بچوں کے کھیل کی طرح ناپائدار ہوگا۔ اور اس کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ آسمان سے کسی کے امیر ہونے کی ندا آئے" (الملاحم والفتن)

"جب زرد جھنڈے مغرب سے شام کی طرف آئیں تو اس وقت شام کی آبادیوں میں سے ایک آبادی "قرشیا" یا فرستنہ کی تباہی کا انتظار کرو"

(الملاحم والفتن صہ ۳۶)

"جب دمشق کی طرف سے فتح کی آواز آئے تو اس وقت شام کی آبادیوں میں سے ایک آبادی "حابیہ" کی تباہی کا انتظار کرو"

(غیبت طوسی صہ ۲۸)

حالیہ جنگ میں جب شامی فوجیں پیشقدمی کرتی ہوئی اسرائیلی علاقوں میں دس میل تک اندر جانے کے بعد پسپا ہوئیں تو شام کے دو سرحدی گاؤں اسرائیلی فوجوں کی بمباری اور گولہ باری سے نیست و نابود ہو گئے۔ اس سلسلے میں ایک اور روایت ملاحظہ فرمائیے :۔

"شام کے بعض سرحدی علاقے جنگ و جدل کی وجہ سے تباہ ہوں گے"

(مناقب۔ شہر آشوب)

عیسائیوں اور یہودیوں کا گٹھ جوڑ

"اہلِ فلسطین پر حضرت مہدی کے ظہور کے بعد وہ مکہ، سوق، غزہ اور عسقلان کے رہنما دجال سے جنگ کریں گے اور دجال کے ساتھ یہود و نصاریٰ ہوں گے" (خطبہ بیانیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ)

"عمان کے لوگوں پر افسوس! ان پر ذلت و مسکنت آ جائے گی۔ عربوں کی طرف سے اس علاقے میں بہت سے واقعات ہوں گے۔ اہلِ عمان چاروں طرف سے گھر جائیں گے۔ ان کے بہت سے مرد قتل ہو جائیں گے اور بہت سی عورتیں اسیر ہوں گی"

(خطبہ بیانیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ)

"مصر میں امیر الامراء کا قیام ہوگا"

(امام جعفر صادق کتاب "غیبت" نعمانی)

اس علامت میں امیر الامراء کا لفظ قابلِ غور ہے یقیناً یہ عرب ملکوں کے اتحاد کے سربراہ کی طرف اشارہ ہے۔

"عربوں سے حکومت چھن جائے گی۔ دوسرے لوگ ان پر غالب آ جائیں گے۔ اہلِ مصر اپنے امیر کو قتل کریں گے"

(کشف الغمہ۔ اربلی متوفی سنہ ۶۹۳ ہجری)

عبدالکریم قاسم کا قتل

" اے اہلِ عراق! ماہ رمضان المبارک کی نصف تاریخ کو اپنے گھروں کے دروازے بند کر لو۔ اس دن عراق کا سرکش انسان، عبدالکریم قتل کیا جائے گا"

یہ حیرت انگیز علامت حرف بحرف پوری ہوئی۔ مرحوم عبدالسلام عارف کے انقلاب لانے پر ۱۴ رمضان المبارک کی شب عبدالکریم قاسم کا قتل ہوا۔ عراق میں اس دن کی یاد میں اب تک "یوم نجات" منایا جاتا ہے۔ اس علامت میں عبدالکریم کو سرکش غالباً اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ اسلام یا عرب قومیت کے برعکس اشتراکیت کا حامی تھا۔

یمن کی خانہ جنگی

"حکومت کے بارے میں فوجوں اور اہلِ یمن کے درمیان اختلاف ہوگا"

(خطبہ بیانیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ)

امام بدر کے خلاف کرنل السلال کی بغاوت اور اس کے بعد مسلسل خانہ جنگی اس علامت کی صداقت کی گواہ ہیں۔

عدن کی بغاوت

" عدن کی گہرائیوں سے جو آگ نکلے گی۔ وہ اپنے ارد گرد چاروں طرف پھیل جائے گی"

(غیبت طوسی صہ ۲۸۱ الملاحم والفتن صہ ۲۵۹)

عدن کے حریت پسند آزادی حاصل کرنے کے لئے مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ حال ہی میں قوم پرستوں نے قرلیطہ کے علاقہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور تیل کے ذخیروں کو کر دیا تھا۔ یہ سلسلہ یقیناً جاری رہے گا۔ عدن کی بغاوت ان دوسری ریاستوں تک پھیلے گی جو برطانیہ کے زیر تسلط ہیں۔ اس علامت میں "عدن کی گہرائیوں" کے الفاظ قابلِ غور ہیں۔ ان میں تہ زمین سے نکلنے والے تیل کی تباہی اور اندرونی علاقہ قرلیطہ وغیرہ کی طرف اشارہ ثابت ہے۔

آزاد افریقہ

" دنیا میں حبشیوں کی حکومتیں قائم ہو جائیں گی۔"

(علامات قیامت۔ شاہ رفیع الدین)

اب سے ایک صدی پہلے تک حبشیوں کی آزاد حکومتوں کا تصور محال تھا۔ حبشی اور غلام کی اصطلاحیں لازم و ملزوم بن گئی تھیں سرزمینِ افریقہ پر حبش کے علاوہ کوئی آزاد سلطنت نہ تھی۔ لائبیریا جو نو آزاد افریقی ملکوں میں سب سے پرانا ہے فرانسیسی اقتدار کا محکوم تھا۔ نائیجیریا کے مسلمان امراء عرصہ دراز سے انگریزوں کے زیرِ تسلط آ چکے تھے۔ شاہ رفیع الدین دہلوی نے علاماتِ قیامت میں ظہورِ مہدی و مسیح، خروج دجال اور قیامت کے بارے میں جتنی روایتیں لکھی ہیں وہ سب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہیں ۔۔ اور پھر دجال کہے گا کہ میں اب زمین کے بعد آسمان کو بھی فتح کروں گا۔ اور اس مقصد کے لئے وہ اڑنے والے تخت پر بیٹھ کر فضا میں بلند ہوگا اور وہاں سے آسمان کی جانب کچھ تیر پھینکے گا۔ خدا اپنی قدرت کاملہ سے ان میں سے کچھ تیروں کو خون آلود کر کے واپس کر دے گا۔ دجال وہ تیر لے کر لوگوں کی طرف آئے گا اور کہے گا کہ دیکھو میں نے تمہارے خدا کو ہلاک کر دیا ہے"

(علاماتِ قیامت" شاہ رفیع الدین دہلوی)

اس روایت سے قیاس ہوتا ہے کہ دجال کو جس کی تعریف شاہ رفیع الدین نے یوں کی ہے کہ اس کے ماتھے پر بخطِ جلی ک۔ ف۔ ر لکھا ہوگا یعنی کھلا کافر۔ کوئی شخص نہیں بلکہ نظریہ مادیت ہے جس میں مذاہب اور عالمِ روحانیت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہی مادیت سائنسی ترقی کے ذریعے انسان کو خلائی پروازوں کے قابل بنا چکی ہے۔ اب تک روس اور امریکہ کے کتنے راکٹ اور خلائی جہاز اپنی منزلوں تک پہنچ چکے ہیں۔ اور کتنے تباہ ہو چکے ہیں۔ اس کی صحیح تعداد تو متعلقہ ملک ہی جانیں۔ گاگارین کے کامیاب تجربوں کی خبر ساری دنیا کو ہے۔ اس علامت میں تخت پر فضا میں بلند ہونے کے بعد آسمان کی طرف تیر چلانے کا اشارہ یقیناً کئی مرحلوں والے راکٹ کی طرف ہوگا۔ اس سلسلے میں مسٹر خروشچیف کی وہ تقریر یاد آتی ہے جو انہوں نے روس کی دوسری کامیاب خلائی پرواز کے بعد کی تھی

(باقی صہ ۱۱ پر)

گورنر میسور کی خدمت میں قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش (بقیہ صفحہ اول)

کارروائی کے اختتام پر دعوت چائے کا انتظام تھا۔ دعوت کے موقع پر گورنر موصوف دوسرے معززین کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو مسٹری بنکاپور صاحب نمائندہ پریس نے ان سے خاکسار کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد میں نے خود بتایا کہ میں جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان کی طرف سے یہاں ہبلی میں احمدیہ مسلم مشنری کے طور پر متعین ہوں۔

قادیان کا نام میری زبان سے نکلنا تھا کہ گورنر موصوف بے ساختہ کہہ اٹھے کہ

Oh! yes I have seen Qadian, a good place.

تعارف کے بعد خاکسار نے قرآن پاک (انگریزی) کا مقدس تحفہ۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" ہندی، اور لائف آف محمدؐ انگریزی ان کی خدمت میں پیش کیں۔ انہوں نے تعظیماً کھڑے ہو کر عقیدت و محبت کے ساتھ یہ مقدس تحفہ قبول کیا اور منہ سے لگایا۔ اور پھر باڈی گارڈ کے حوالہ کر دیا۔ اور پھر فرمایا کہ

I am very very thankful to you and to your Jama-at.

گورنر صاحب کو تحفہ پیش کرنے کے بعد جب میں جناب ڈاکٹر اڈکے وائس چانسلر کرناٹک یونیورسٹی کی طرف متوجہ ہوا اور اپنا تعارف کروانے لگا تو جناب گورنر صاحب نے مجھے پورا تعارف کروانے کا موقع ہی نہ دیا۔ اور جناب اڈکے صاحب سے مخاطب ہو کر جماعت احمدیہ کا ان الفاظ میں تعارف کروایا :-

"These are religious people. I have visited Qadian once and seen Qadian, a good holy place. I have seen their institute also. I was very much pleased"

اس کے ساتھ ہی عزت مآب گورنر صاحب نے وائس چانسلر صاحب کو قادیان کے کچھ دلچسپ حالات بھی سنائے۔

یہ نظارہ دیکھ کر اور قادیان کے حق میں گورنر صاحب کی زبانی تعریفی کلمات سن کر ممبران کلب، دیگر معززین اور جملہ حاضرین حیران تھے۔ ایک طرف وہ مجھے دیکھتے تھے اور دوسری طرف جناب گورنر صاحب کی گفتگو سن رہے تھے۔

الغرض خاکسار نے جناب چانسلر صاحب کی خدمت میں احمدیہ لٹریچر کا تحفہ پیش کیا جو مندرجہ ذیل کتب پر مشتمل تھا:-

۱- اسلامی اصول کی فلاسفی ہندی
۲- لائف آف محمدؐ انگریزی
۳- احمدیہ موومنٹ ان انڈیا
۴- قرآنک ٹیچنگس

یہ تحفہ صاحب موصوف نے شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔

جناب گورنر صاحب کی زبان سے قادیان اور جماعت احمدیہ کا تعارف سن کر ممبران کلب کچھ اس طرح متاثر ہوئے کہ تقریب کے بعد بہت سارے ممبران نہایت عقیدت کے ساتھ خاکسار سے ملے۔ اور میرے آنے کی غرض دریافت کی۔ میں نے بتایا کہ ہماری جماعت ایک مشنری جماعت ہے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ دنیا بھر میں کر رہی ہے

مقامی کنڑی اخبار میں ذکر

پریس کلب کے افتتاح کے موقع پر جماعت احمدیہ ہبلی کی طرف سے گورنر مسٹر دھرم ویر کو قرآن کریم کا تحفہ دینے کی خبر مقامی کنڑی روزنامہ جس کی اشاعت دو لاکھ کے قریب ہے، نے بایں الفاظ شائع کی:-

"قرآن پاک کا تحفہ"

ہبلی - ۲۹ جون۔ انجمن احمدیہ ہبلی (قادیان) کے مشنری غلام نبی کشمیری نے آج شام پریس کلب کے افتتاح کے موقع پر راج پال مسٹر دھرم ویر کو قرآن پاک کا انگلش ترجمہ تحفہ دیا"

الغرض اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کا ایک بہترین موقع عطا فرمایا۔ جس سے بہت سارے لوگ متاثر ہوئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ ہمیشہ اس جماعت کو تبلیغ اسلام کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ اور اس قادر و توانا خدا کی نصرت ہمیشہ اس غریب جماعت کے شامل حال رہی ہے۔ اور جو تبلیغی جہاد اس غریب جماعت نے کیا ہے وہ دنیا کے ساٹھ ستر کروڑ مسلمان بھی نہیں کر سکے۔ یہی وہ جماعت ہے جو صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چل کر تبلیغ و اشاعت دین کا اہم فریضہ انجام دے رہی ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان ناچیز کوششوں کو بارور کرے۔ اور سعید روحوں کو ہدایت نصیب کرے۔ آمین

خاکسار غلام نبی
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم ہبلی
(میسور)

بیت المقدس میں دجال سے معرکہ (بقیہ صفحہ ۸)

اور جس میں انہوں نے کہا تھا کہ میرے خلا نورد (کرنل نکولائیف) نے بہت آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا لیکن خدا کہیں نظر نہیں آیا۔

بہرحال دجال کے بارے میں تواتر سے روایتیں آئی ہیں اور ان سے یہی ظاہر ہے کہ وہ کوئی انسان ہوگا۔ اس کی ایک آنکھ ہوگی۔ اور مہدی و مسیح اس سے جنگ کریں گے تو اس کے پاس ستر لاکھ یہود و نصاری کا لشکر ہوگا۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ موشے دایان ہی دجال ہے۔ واللہ اعلم۔ بہرحال اگر خط کوفی میں دایان اور دجال لکھا جائے تو تمام حالات میں پہچان مشکل ہوگی کہ یہ کس کا نام لکھا ہے

نیپام بم

"پنجرہ (قفس) آگ (سعیر) پر محیط (غالب) ہوگا" (مناقب شہر آشوب۔ بحار الانوار)

یہ کھلی ہوئی علامت جدید آتشیں ہتھیاروں اور بموں کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

ظہور مہدی کی آخری دو نشانیاں

۱- "مسلمان حالات زمانہ سے اس قدر پریشان ہو جائیں گے کہ ان کی آنکھوں میں آنسو ہوں گے اور وہ گڑگڑا کر مہدی کے ظہور کی دعائیں مانگ رہے ہوں گے لیکن زیادہ تر لوگ مہدی کو بھلا چکے ہوں گے (الملاحم والفتن۔ ابن طاؤس متوفی ۶۶۴ھ)

۲- "جب شام میں زرد اور گول چہرے والے، چپٹی ناکوں والے، چھوٹے قد اور چھوٹی آنکھوں والے پہنچ جائیں تو اس وقت عرب سرزمین پر زبردست جنگ ہوگی عظیم بلائیں نازل ہوں گی۔ پھر مہدی کا ظہور ہوگا"

(الملاحم والفتن۔ کتاب غیبت۔ الزام الناصب۔ بحار الانوار)

اس آخری علامت کی تشریح ضروری نہیں۔ پہچانئے یہ زرد چہرے والے، چپٹی ناکوں اور دھنسی آنکھوں والے پستہ قد لوگ کون ہیں؟ اور کیا ان کے شام پہنچنے کا امکان پیدا ہو گیا ہے؟!!

(بشکریہ ہدیٰ اسلامی ڈائجسٹ دہلی - فروری ۱۹۶۸ء)

مبلغین و معلمین کرام کی خاص توجہ کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دور خلافت میں دینی تحریکات کا ایک زندہ سلسلہ جاری ہے جن میں تربیتی، تعلیمی، اخلاقی و اعتقادی ہر پہلو کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے قربانیوں کا ایک نیا دور شروع ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ :-

"اے احمدی بچو! اے مردو! اور اے عورتو! یہ وہ انعام ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں دینا چاہتا ہے۔ تم اس کے لئے مالی اور جانی قربانی کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرو کہ تم ہی اعلیٰ انعام کے حقدار قرار دئے جاؤ"

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ :-

"میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو انہیں مل رہا ہے"

اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مبلغین کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا کہ :-

"میں مبلغین کو توجہ دلاتا ہوں کہ تم جماعتوں کو منظم کرو۔ ان جماعتوں کے چندوں کو بڑھانے کی کوشش کرو۔ یہاں تک کہ سال کے بعد جب جماعتوں کا بجٹ آئے تو ہم اسے دیکھ کر یہ کہہ سکیں کہ ان جماعتوں کے چندوں میں اتنی زیادتی ضرور ہو گئی ہے کہ ہم نیا معلم آسانی سے رکھ سکتے ہیں۔"

میں امید کرتا ہوں کہ آپ وقف جدید کے چندوں کی وصولی کے سلسلہ میں مقامی سیکرٹریان وقف جدید و سیکرٹریان مال سے تعاون فرمائیں گے

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔ آمین

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

ضروری اعلان

المحق بلڈنگ بمبئی میں چونکہ ہمارے مرکزی مبلغ کے پاس رہائش کے لئے بہت تھوڑی جگہ ہے اور جو کمرہ نمازوں اور تبلیغی کاموں کے لئے مخصوص ہے وہاں پردہ وغیرہ کا انتظام ممکن نہیں اس لئے وہاں کسی فیملی والے دوست کو ٹھہرانا ممکن نہیں ہے۔ ہاں کوئی مجرد دوست اگر کسی کام سے بمبئی جائیں تو وہ المحق بلڈنگ میں قیام کر سکتے ہیں لیکن انہیں بھی زیادہ سے زیادہ تین دن کے لئے قیام کی سہولت مہیا کی جا سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں

امید ہے کہ بمبئی تشریف لے جانے والے دوست اس کا خیال رکھیں گے

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مکرم ناظر صاحب بیت المال آمد کا دورہ

مرمت مساجد و مقامات مقدسہ، تعمیر بیت احمدیہ، نصرت جہاں ریزرو فنڈ، درویش وغیرہ کے متعلق

جماعتہائے احمدیہ دہلی - بمبئی - حیدرآباد - یادگیر - چنتہ کنٹہ - بنگلور - مدراس نیز جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ و کلکتہ - بہار اور یوپی کی اطلاع کے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۵ر اگست سے مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ناظر بیت المال (آمد) متذکرہ بالا سلسلہ میں دورہ فرما رہے ہیں - احباب جماعت بھی ان کے ساتھ پورا تعاون کر کے ممنون فرمائیں

ناظر اعلیٰ قادیان

رحمت خداوندی عمر بھر کیلئے!

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریک جدید کے تعلق میں فرماتے ہیں:-

”اب ہمارے لئے یہ امر واضح ہو گیا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے لئے وہ دن قریب سے قریب تر لانا چاہتا ہے جب ہم نے اسلام کی لڑائی کو اس کے اختتام اور کامیاب اختتام تک پہنچانا ہے ...... میں تحریک جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں گا جب تک تمہارا سانس قائم ہے۔ تا خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ... ساری عمر تک چلتی جائے“

وکیل المال تحریک جدید قادیان

شکریہ - خاکسار احباب کرام اور بہنوں کا بے حد شکرگزار اور ممنون ہے کہ انہوں نے خاکسار کے بچے عزیزی جمیل احمد خاں چاند کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ میٹرک میں فرسٹ ڈویژن سے کامیاب ہوا

اخوند اقبال محمد خاں ...

تبلیغ اسلام کیلئے مزید واقفین کی ضرورت

تبلیغ اسلام کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے اور جملہ مسلمانوں میں تعلیم و تربیت کے کام کو وسیع کرنے کے لئے وقف جدید کے ذریعہ سے جو کام ہو رہا ہے اس میں مزید توسیع کے لئے ایسے نوجوان یا ادھیڑ عمر کے واقفین کی ضرورت ہے جن میں خدمت دین کا شوق ہو اور وہ اسلامی تعلیم سے واقفیت رکھتے ہوں اور مرکز کے حکم پر ہندوستان کے کسی بھی علاقہ میں کام کرنے کو تیار رہیں۔

منظور کردہ معیار کے مطابق ایسے احباب میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہوں۔ اردو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں۔ وقف منظور ہونے پر کچھ عرصہ مرکز میں رہ کر ٹریننگ میں کامیاب ہونے پر ۹۰ - ۴ - ۱۳۰ / ۵ - ۱۶۰ / ۶ - ۲۲۰ کے گریڈ میں ماہوار گزارہ دیا جائیگا

جو احباب خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہیں وہ اپنی درخواستیں اپنی تعلیم، خدمت سلسلہ کے سابقہ تجربہ وغیرہ کے ساتھ مقامی صدر یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔

مہربانی کر کے امراء و صدر صاحبان، مبلغین اور معلمین کرام بھی اپنی اپنی جماعتوں میں وقف کے لئے دوستوں کو تحریک کریں۔ اور تبلیغ اسلام کی اہمیت بتا کر خاص طور پر پڑھے لکھے نوجوانوں کو اس خدمت کے لئے آمادہ کریں

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

ولادتیں

۱- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد ابراہیم خاں صاحب حیدرآبادی محرر دکان مال کو ۱۴ر وفا (جولائی) کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ نے نام امۃ الحفیظ تجویز فرمایا ہے۔ احباب زچہ و بچہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے قادیان

۲- برادرم عزیزم محمد سلیم صاحب ابن ماسٹر نثار محمد صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے ۲۶ر جون کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ ... صحت ... درخواست ہے ... کے دین کی ...

بصورت خیال فرمایئے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ ... تو وہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پیٹرول ... یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ

Auto Traders 16 Mango Lane Calcutta-1

تار کا پتہ "Auto centre" فون نمبرز 23-7652 23-5...

اعلان نکاح

مکرمہ منورہ بیگم صاحبہ بنت پیر محمد صاحب (مرحوم) سکنہ یادگیر کا نکاح مکرم سید اسحٰق صاحب ولد سید شاہ عالم صاحب مرحوم سید سکنہ دیوورگ سے ۱۱۰۰ روپیہ مہر پر قرار پایا۔ اس خوشی میں انہوں نے اعانت بدر میں پانچ روپے ارسال کئے ہیں۔ نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

سپیئر پارٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام ڈناٹ (ٹوکیسی)، ... ٹائر سروسز ہیوی انجینئرنگ کیمیکل ... ڈبریز، ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہیں

گلوب ٹریڈ اینڈ انڈسٹریز

شوروم :- ۱- ابر بشن رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ...

۱۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ...

تار کا پتہ :- گلوب ایکسپورٹ Globe Export